



تصویر روحانی

اروثر جمعہ ایڈیشن

2026



نوحائیڈ کڈ



NGO

All Rights Reserved © 2026

دیوائن امیج

نوح کے قوانین پر روشنی
تورات اور چاباد فلسفے کی روشنی میں

ترتیب و تدوین
ربی یاکوو ڈیوڈ کوہن

:دوسرا صفحہ
حق اشاعت © 2006 توسط ربی یاکوو ڈیوڈ کوہن
جملہ حقوق محفوظ ہیں

فہرست

تعارف 4

تشکر 7

باب - قانون 1: ایک قادر مطلق خدا پر ایمان 8

باب - قانون 2: خدا کی تعظیم اور حمد 21

باب - قانون 3: انسانی جان کی حرمت 29

باب - قانون 4: خاندان کی حرمت 38

باب - قانون 5: حقوق کا احترام 43

باب - قانون 6: قانون اور انصاف کا قیام 50

باب - قانون 7: تمام مخلوقات کا احترام 55

باب - 8: صدقہ، دینے کے لیے حاصل کرنا 60

باب - 9: نیکی اور احسان کے کام 66

باب - 10: نجات 82

تعارف

ہر انسان ایک الہامی تصویر کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ وہ تمام انسانی سرگرمیوں کو ایک الہامی مقصد کے لیے بلند کرے۔ مختصراً، اس کا مطلب ہے کہ ہر انسانی سرگرمی کو خدا سے جوڑا جاسکے اور یہی تورات اور اس کے احکامات کا مقصد ہے، جنہیں عبرانی میں "میتزوت" کہا جاتا ہے۔ ہر انسان کے پاس — اپنی پوری ہستی کو خالق سے جوڑنے کی منفرد صلاحیت ہے۔ اس کام کو حاصل کرنے پر، وہ اس دنیا میں خدا کے لیے ایک رہائش گاہ بناتا ہے، اس طرح تخلیق کے مقصد کو پورا کرتا ہے۔

جیسا کہ اس کتاب میں بیان کیا گیا ہے، روحانی اور مادی دنیا میں متصادم نہیں ہیں۔ ان کا حتمی مقصد یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے میں ضم ہو جائیں، جہاں مادی وجود روحانی وجود سے معمور ہو۔ ہر حکم کی عملداری کا بنیادی عنصر یہ ہے کہ مادی تخلیق کو لیا جائے اور اسے ایک الہامی مقصد کے لیے استعمال کیا جائے۔ اس طرح فرد اور پوری دنیا دونوں میں ایک حیرت انگیز ہم آہنگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسی موضوع ہے جو تمام اوقات اور مقامات پر محیط ہے؛ جہاں کہیں اور جب بھی انسان کام کرتا ہے، وہ اپنے سامنے موجود کام کو اس کے صحیح اور الہامی مقصد کے لیے استعمال کر سکتا ہے، اس طرح اپنی روزمرہ کی زندگی کی سرگرمیوں کو خدا کے لیے ایک رہائش گاہ میں تبدیل کر سکتا ہے۔

ہر انسان، بائبل کے اس جملے کو استعمال کرتے ہوئے، "خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے"، یعنی یہ کہ "خدا کی تقلید" کے قابل ہے، اور یہ تقلید صرف الہامی طور پر عطا کردہ نوحی احکامات کی انجام دہی کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے۔

باب - قانون 1: ایک قادر مطلق خدا پر ایمان — بتوں کی پرستش نہ کریں

پہلا اصول خدا کی وحدانیت ہے، ایک خدا پر ایمان لانا، جو کائنات کا خالق ہے۔ کوئی بھی بتوں یا تصویروں کی پرستش نہیں کر سکتا۔ قادر مطلق خدا آپ کی زندگی میں متحد کرنے والی قوت ہونا چاہیے۔ کوئی بھی چیز خدا کے ساتھ آپ کی زندگی کی سب سے طاقتور قوت کے طور پر مقابلہ نہیں کر سکتی۔

خدا کہاں ہے؟ میں کیا ہوں؟ میں کون ہوں؟ یہ وہ سوال ہے جو بار بار نوحی قوانین سے نئے متعارف ہونے والے لوگ پوچھتے ہیں: میں کیا ہوں؟ روحانی اور مادی کا کیا تعلق ہے؟ میں کیسے جیوں؟ میں کیا کروں؟ میرے خاندان، میرے بچوں، میرے دوستوں کا کیا ہوگا؟ اس کتاب کا مقصد ان سوالات کے جوابات دینے اور نئے اور موجودہ دونوں نوحیوں کو مستقل جوابات تلاش کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔

نوحی کون ہیں؟

تلمود کے علما کے مطابق، انسانوں کے عظیم خاندان میں ستر خاندان ہیں جن کے ستر راستے ہیں۔ اور ہر فرد کا اپنا راستہ ہوتا ہے۔ پھر بھی، ہم سب کے لیے ایک عالمگیر بنیاد موجود ہے۔ کوئی بھی شخص جو ان قوانین کے مطابق زندگی گزارتا ہے، یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ یہی وہ چیزیں ہیں جو خدا ہم سے چاہتا ہے، ہماری روایت کے مطابق صالح سمجھا جاتا ہے۔ وہ شخص ایک معمار ہے جس کا اس دنیا میں حصہ ہے جیسا کہ اس کا مقصد ہے۔ نوحی قانون نوح کی اولاد کی مقدس میراث ہے، جس پر زمین کے ہر شخص کے ساتھ زندگی گزار سکتا ہے۔

زندگی کا مقصد کیا ہے؟

— ہم اس دنیا میں کیا کر رہے ہیں؟ اس مرکزی سوال کا جواب تلاش کرنے کے لیے، ہمیں زندگی کی ہی کتاب تورات یا بائبل — میں دیکھنا چاہیے، جسے عبرانی میں "تورات چائم" کہا جاتا ہے، جس کا مطلب ہے زندہ تورات۔ لفظ "تورات" کا مطلب ہے "ہدایت" یا "رہنمائی"، کیونکہ تورات ہماری زندگی میں ہماری رہنما ہے۔ تورات ہمیں زندگی میں ہمارے فرائض سے ہمیشہ آگاہ رکھتی ہے؛ یہ ہمیں ہمارے مقصد کی حقیقی تعریف دیتی ہے، اور یہ ہمیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے طریقے اور ذرائع دکھاتی ہے۔

تورات یا بائبل پیدائش کی کتاب میں انسان کی تخلیق سے شروع ہوتی ہے۔ جب آدم خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا، تو خالق نے فوراً ہی آدم کو اس کی طاقتوں سے آگاہ کیا اور اسے بتایا کہ زندگی میں اس کا مقصد یہ ہوگا: "زمین کو آباد کرو اور اس پر قبضہ کرو اور سمندر کی مچھلیوں پر، ہوا کے پرندے پر، اور زمین پر رینگنے والی ہر جاندار چیز پر حکومت کرو"۔ انسان کو پوری دنیا پر فتح حاصل کرنے اور اس پر حکمرانی کرنے کی طاقت دی گئی، زمین

سمندر اور ہوا پر، اور اسے ایسا کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ اس کا کام تھا: دنیا کو اپنے اور خدا کے لیے ایک رہائش گاہ بنانا۔

یہ "دنیا پر فتح" کیسے حاصل کی جائے اور اس کا مقصد اور حقیقی معنی کیا ہے؟ ہماری تورات ہمیں سکھاتی ہے کہ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا، اس کی روح — اس کی الہامی تصویر — نے اس کی پوری ہستی کو معمور اور منور کر دیا، جس کے بل پر وہ پوری تخلیق پر حاکم بن گیا۔ تمام مخلوقات اس کی خدمت کے لیے جمع ہوئیں اور اسے اپنے خالق کے طور پر تاج پہنایا۔ لیکن آدم نے، ان کی غلطی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، ان سے کہا، "اؤ ہم سب مل کر خدا، اپنے خالق کی عبادت کریں۔" انسان کو اس کے کام اور زندگی کے مشن کے طور پر دی گئی "دنیا پر فتح" یہ تھی کہ وہ پوری فطرت، بشمول جانوروں اور حیوانوں کو، حقیقی انسانیت کی خدمت کے لیے بلند اور پاکیزہ بنائے؛ ایک ایسی انسانیت جو الہامی تصویر — روح — سے معمور اور منور ہو، تاکہ پوری تخلیق اس بات کو محسوس کرے کہ خدا ہر چیز کا خالق ہے۔ تورات اس دنیا میں ہر ایک اور ہر چیز کے لیے ایک خاکہ ہے۔

بلا شک، اس سے پہلے کہ انسان دنیا پر فتح حاصل کرنے نکلے، اسے پہلے اپنے آپ پر اور اپنے نفس پر اپنی فطرت میں "زمینی" اور "حیوانی" عنصر اور قوتوں کے تابع کر کے فتح حاصل کرنی چاہیے۔ یہ ایسے اعمال کے ذریعے حاصل ہوتا ہے جو تورات کی ہدایات کے مطابق ہوں — روزمرہ زندگی کے لیے ایک عملی رہنما تاکہ مادی دنیا ایک قادر مطلق خدا کی روشنی سے معمور اور منور ہو جائے۔

شروع میں خدا نے ایک انسان بنایا، اور زمین پر اس ایک شخص پر، اس نے یہ فرض اور کام عائد کیا۔ اس میں گہری لیکن واضح ہدایت پوشیدہ ہے، یعنی یہ کہ ہر ایک شخص، ممکنہ طور پر "دنیا پر فتح حاصل کرنے" کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر ایک شخص اپنا کام پورا نہیں کرتا اور اپنی انمول الہامی طاقتوں کا استعمال نہیں کرتا، تو یہ صرف اس کے لیے ذاتی نقصان اور ناکافی نہیں ہے، بلکہ کچھ ایسا بھی ہے جو پوری دنیا کی تقدیر کو متاثر کرتا ہے۔

کیا ایک شخص دنیا کو بدل سکتا ہے؟

انسان کی تخلیق میں ایک اہم امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ انسان ایک واحد وجود کے طور پر بنایا گیا تھا، دوسری انواع کے برعکس جو بڑی تعداد میں بنائی گئی تھیں۔

یہ زور دے کر بتاتا ہے کہ ایک واحد فرد پوری تخلیق کو تکمیل تک پہنچانے کی صلاحیت رکھتا ہے، جیسا کہ پہلے انسان، آدم کے ساتھ تھا۔ آدم بنتے ہی، اس نے دنیا کی تمام مخلوقات کو بلایا اور اکٹھا کیا کہ وہ خالق کی حاکمیت کو پہچانیں نعرہ لگا کر، "اؤ، ہم سجدہ کریں، ہم جھکیں اور خدا اپنے بنائے والے کے سامنے گھٹنے ٹیکیں۔" کیونکہ یہ صرف "سجدہ" — خود کو نیست و نابود کرنے کے ذریعے ہی ہے کہ ایک مخلوق اپنے آپ کو خالق سے منسلک کر سکتی ہے، اور اس کے ساتھ متحد ہو سکتی ہے اور اس طرح اعلیٰ ترین درجے کی تکمیل حاصل کر سکتی ہے۔

ربی ہمیں سکھاتے ہیں کہ آدم نمونہ اور مثال تھا ہر ایک فرد کے لیے کہ وہ اس کی پیروی کریں۔ "اسی لیے انسان کو واحد بنایا گیا، تاکہ ہمیں یہ سکھائے کہ 'ایک شخص پوری دنیا کے برابر ہے'۔ اس کا مطلب ہے کہ ہر انسان؛ وقت اور مقام اور ذاتی حیثیت سے قطع نظر، مکمل صلاحیت رکھتا ہے، اور ساتھ ہی فرض بھی، کہ بلند ہو اور تکمیل کے اعلیٰ ترین درجے کو حاصل کرے، اور تخلیق کے لیے بطور ایک کل وہی حاصل کرے۔

خدا سب کچھ ہے اور ہر چیز خدا ہے

تمام بنیادوں کی بنیاد، اور تمام حکمت کا ستون، یہ جاننا ہے کہ ایک اول وجود ہے، جو تمام موجودات کو وجود میں لاتا ہے۔ - مائیمونیدس، قانون کے ضابطہ کا افتتاح

خدا کی ضرورت: انسان کو یقین ہونا چاہیے کہ ایک آنکھ ہے جو دیکھتی ہے اور ایک کان ہے جو سنتا ہے۔ تعریف کے لحاظ سے یقین رکھنا خدا کو ہماری زندگی میں ایک حقیقت کے طور پر قبول کرنا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک خدا کو کیسے دیکھتا ہے یہ بڑی حد تک ہماری بچپن کی سوچ اور لیا ہمارے موجودہ اثرات پر منحصر ہوگا۔

کیا خدا کے وجود کو ثابت کیا جا سکتا ہے؟ سچ میں ہمیں جواب دینے کی کوشش کرنے سے پہلے سوال کا تجزیہ کرنا چاہیے۔ ثبوت کیا سمجھا جاتا ہے؟ کوئی کیسے ثابت کرتا ہے کہ کوئی چیز موجود ہے؟ مثال کے طور پر، ایک اندھا آدمی لیں۔ کیا رنگ اندھے آدمی کے لیے موجود ہیں؟ وہ رنگ نہیں دیکھ سکتا، پھر بھی وہ موجود ہیں یہ حقیقت دوسروں کے ذریعے قائم ہوتی ہے جو دیکھ سکتے ہیں۔ اندھا آدمی یقین رکھتا ہے اور بھروسہ کرتا ہے کہ اس کے ساتھی دیکھ سکتے ہیں کہ رنگ موجود ہیں اگرچہ یہ اس کے ذاتی تجربے سے باہر ہے: ایک اور مثال کے طور پر بجلی لیں۔ جب ہم روشنی آن کرتے ہیں، کیا ہم بجلی دیکھ سکتے ہیں؟ جواب ہے نہیں، ہم صرف اس کا اثر دیکھتے ہیں۔ کشش ثقل لیں۔ جب کوئی چیز گرتی ہے ہم کشش ثقل کو دیکھ، سن، محسوس، چکھ یا سونگھ نہیں سکتے — ہم صرف اس کا اثر دیکھتے ہیں۔ سب متفق ہیں کہ کشش ثقل فطرت کا ایک مسلمہ حقیقت ہے کیونکہ ہم اس کا اثر دیکھتے ہیں۔ سائنسدان آج بھی حیران ہیں کہ بالکل کشش ثقل کی "چیز" کیا ہے۔ مختصراً، کسی بھی مادے کے وجود کا ثبوت کا لازمی طور پر یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمیں اسے کسی بھی طرح محسوس کرنا ہوگا۔ یہ موجود ہے کیونکہ ہم اس کا اثر دیکھتے ہیں۔

صالحین کی طاقت

تخلیق کے فوراً بعد، بائبل کی کہانی جاری رکھتی ہے ممنوعہ پھل کے آزمائش کے ساتھ، آدم اور حوا کے گناہ اور اس کے بعد جنت کے باغ سے نکالے جانے کے ساتھ سانپ، جو بری خواہشات کے ہم معنی ہے، انسان کو اس کی روح کے مشن کو نظر انداز کرنے کے لیے راضی کرتا ہے عارضی خوشی کے بدلے۔ آدم نے انسانیت کو نیک اور بری خواہشات کے درمیان ایک مستقل کشمکش میں ڈال دیا۔ تورات بیان کرتی ہے کہ کیا ہوا درج ذیل طریقے سے: تخلیق کے وقت، شچینہ، یا الہامی

حضور، زمین پر ٹھہری۔ آدم کے گناہ کے بعد شچینہ نے خود کو زمین سے ہٹا لیا۔

آدم سے نوح تک دس نسلیں تھیں۔ انسانیت کا یہ طویل دور تنزلی اور انسانیت سے الہامی تصویر کو ہٹانے کی تاریخ تھی۔ نوح ان نسلوں کے بڑھتے ہوئے زوال کو بچانے یا چھڑانے میں ناکام رہا: اس کی چمکتی ہوئی کشتی نجات پائی ہوئی انسانیت اور فطرت کے تصور کی پناہ گاہ تھی۔ نوح سے ابراہیم تک دس اور نسلیں گزریں۔ جبکہ دس نسلوں کے، دونوں وقفے اس کا حصہ ہیں جسے تورات نے خالی یا تہو کے دو ہزار سال کہا، جس کا مطلب ہے روحانی تاریکی ابراہیم کا اس دور سے تعلق جو اس سے پہلے تھا مختلف تھا۔ وہ ان دس نسلوں کے تاریخی دور کو چھڑانے میں کامیاب رہا، جو اس سے پہلے تھیں۔

یہ اس لیے تھا کیونکہ ابراہیم کی خدمت نے انسانیت میں ایک نئے دور کی نشاندہی کی، جسے "تورات کے دو ہزار سال — الہامی تعلیم" کہا جاتا ہے۔ تورات "روشنی" کے ساتھ وابستہ ہے، واضح اور ظاہر خدا کی سچائی کی علامت۔ جیسا کہ تورات اپنے احکامات کے ذریعے دنیا کی اصلاح کا آلہ بنی، اسی طرح ابراہیم، نے ایک خالق کے وحدانیت کے شعور کو اپنے آپ میں تین سال کی عمر میں مکمل طور پر محسوس کیا اس طرح توحید کا باپ بن گیا، اور پھر اپنے اردگرد کے انسانی ماحول کو بلند کرنے پر کام کیا۔ اس عمل میں، اس نے خود عمل کیا اور انسانیت کے بنیادی روحانی قوانین کی پابندی کو پھیلایا بعد میں نوحی قوانین کے نام سے جانا جائے، خدا کی وحدانیت کی پہچان کے ساتھ شروع کرتے ہوئے، نیز ایک مزید حکم، ختنہ، کو برقرار رکھا، جو اسے دیا گیا تھا اور مزید گروہ کے لیے پل بناتا ہے

احکامات جو یہودی قوم پر واجب ہیں، بعد میں کوہ سینائی پر دیے جائیں گے۔ اس معنی میں ابراہیم پہلے ہی ایک نوحی تھا، لیکن وہ یہودی قوم کا باپ بھی تھا ان کے اپنے مخصوص روحانی کردار اور کام اور ذمہ داری کے ساتھ اس کی اولاد، اضرحاق اور اسماعیل اور اس کے پوتے یعقوب اور عیسو میں، قوموں کے خاندانوں کے درمیان شراکت پیدا ہوئی، جہاں یہودی اور غیر یہودی، اپنے تکمیلی کاموں کے ساتھ خالق کی ظاہر حضور کے لیے ایک رہائش گاہ بناتے ہیں۔

سات نوحی قوانین ہیں، جو بائبل کے مطابق تمام انسانیت پر واجب ہیں۔ وہ ہیں: بت پرستی پر پابندی، کفر، یا خدا کی بے عزتی، ممنوعہ جنسی تعلقات، چوری، قتل، بے قانونی، عدالتوں اور انصاف کے عمل کو قائم کرنے میں ناکامی اور زندہ جانور کے عضو کے کھانے پر پابندی، جو جانوروں کے ساتھ ظلم سے وابستہ ہے۔ انہیں سات نوحی قوانین کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس نام کی وجہ یہ ہے کیونکہ، اگرچہ چھ قوانین پہلے شخص، آدم کو حکم دیے گئے تھے سات قوانین نوح کے ساتھ مکمل ہوئے، جنہیں ساتواں حکم دیا گیا۔ صرف سیلاب کے بعد، انسانیت کو کھانے کے لیے گوشت ذبح کرنے کی اجازت دی گئی، اور اس کے ساتھ یہ قانون آیا کہ زندہ جانور کے عضو کو کھانا منع ہے۔

یہ قوانین انسانیت کی ایک بنیادی "ملکیت" ہیں۔ کیونکہ انسان ہے، بائبل کے فقرے کو استعمال کرنے کے لیے، "خدا کی تصویر میں بنایا گیا"، یہ کہنے کے لیے، "خدا کی تقلید" کے قابل، اور یہ تقلید صرف الہامی طور پر دیے گئے نوحی احکامات کی انجام دہی کے ذریعے ہی ہو سکتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کیونکہ یہ قوانین

شخص کی مدد کرتے ہیں خالق اور اس کے رحیم اور عادل طریقوں کا احترام کرنے میں۔

ربی بعل شیم طوف 1698-1760 کی عظیم تعلیمات میں سے ایک یہ ہے کہ ایک بار کی تخلیق نہیں ہے بلکہ ایک جاری تخلیقی عمل ہے۔ الہامی تخلیقی توانائی مسلسل پلس ہو رہی ہے تخلیق کے ذریعے، اسے وجود میں لا رہی ہے میں واپس چلی جائے گی، جیسے void (کچھ سے نہیں) ہر ایک سیکنڈ۔ اگر خدا دنیا کو بنانا بند کر دے، یہ اور تخلیق سے پہلے تھی۔ جب تورات "الہامی حضور کے بٹانے" کے تصور کے بارے میں بات کرتی ہے، وہ یہ تجویز نہیں کر رہی کہ خدا حقیقتاً خود کو دنیا سے بٹا لیتا ہے؛ ورنہ دنیا وجود ختم کر دے گی۔ بلکہ وہ تجویز کر رہی ہیں کہ گناہ انسانوں میں اس الہامی حضور کے لیے ایک عدم حساسیت پیدا کرتا ہے۔ خداوندیت اب ظاہر اور محسوس نہیں ہوتی تخلیق کے ذریعے۔ یہ تقریباً ایسے ہے جیسے خدا اپنی ہی دنیا سے جلاوطنی میں ہے۔ یہ گناہ کی نسلوں کا نتیجہ تھا اور یہ صرف صالحین کی کوششوں کے ذریعے تھا کہ دنیا دوبارہ الہامی حضور کے لیے حساس ہو سکی اور اس کی حضور کے لیے ایک مناسب رہائش گاہ بن سکی۔

نیکی اور بدی

تورات کا بدی کے لیے استعارہ تاریکی ہے۔ سچائی کی غیر موجودگی سے زیادہ کچھ نہیں۔ حقیقت کا خلا۔ تاریکی کی طرح، بدی کی اپنی کوئی طاقت نہیں ہے۔ پھر، یہ اتنا درد دنیا میں پیدا کرنے کی طاقت کہاں سے حاصل کرتی ہے؟ شروع میں، آدم اور حوا صرف اسے نظر انداز کر سکتے تھے اور یہ آخرکار جنت میں ان کے ظاہر کردہ خدا کی روشنی کے چنگاریوں میں تحلیل ہو جاتی۔

لیکن ایک بار جب بدی کو کھلایا گیا ہے اور اپنے تھیلے سے باہر رہتی ہے، یہ کبھی بھی اس طرح ہمواری سے دوبارہ نمٹا نہیں جا سکتی۔

بہر حال، بدی کے خلاف ہمارا بڑا ہتھیار اب بھی ہے اس کے لیے ہماری عدم توجہی۔ یہ شاید لوبالویچر ربی کی سب سے عام رد عمل ہے ان لوگوں کے لیے جو ان کی روزمرہ کی زندگیوں میں بدی سے نمٹنے کے لیے مشورہ مانگتے ہوئے لکھتے تھے — چاہے وہ غصہ ہو، آزمائش، پریشان کن خیالات، برے خواب، بار بار، ربی لکھتے ہیں، "مزید نیکی کرو اور اپنے ذہن کو مسئلے سے بٹا دو"۔ یہاں تک کہ صحت کے معاملات میں، ربی نے مشورہ دیا، "ایک اچھا ڈاکٹر ڈھونڈو، جو آپ کے مسائل کے ساتھ متعلق ہو۔ پھر صرف اس کی ہدایات پر عمل کرو اور اپنے ذہن کو بیماری سے بٹا دو"۔

عالمی پیمانے پر، بدی کسی ایسی چیز نہیں ہے جس سے ڈرا جائے، اس سے بھی کم جس سے بات چیت کی جائے۔ یہ صرف اسے مزید طاقت دیتا ہے۔ ہاں، ایسے وقت ہیں جب آپ کے پاس کوئی انتخاب نہیں ہے لیکن بدی سے لڑنے کے لیے — جیسا کہ مکابیوں نے شامی-یونانی جابر کے خلاف کیا۔ لیکن بدی کو فتح کرنے کے لیے جھکنا اور آپ صرف اس کے ساتھ کیچڑ میں شامل ہو جائیں گے۔ بدی کے خلاف، آپ کو بادلوں پر لڑائی کے لیے مارچ کرنا چاہیے۔

آپ کو اسے روندنا چاہیے، جبکہ کبھی نیچے نہ دیکھیں۔ اس کے برعکس، جب بدی کے خلاف لڑائی میں، آپ کو خود کو بلند اور بلند تر پہنچتے ہوئے پانا چاہیے۔

اسی لیے آج کے لیے یہ بہت اہم ہے کہ ہم مزید روشنی پیدا کریں۔ یہاں تک کہ تھوڑی سی روشنی بہت سی تاریکی کو دور کر دیتی ہے۔ ہر سایہ تاریکی جو ہم دیکھتے ہیں، ہم میگاواٹ کی چکاچوند روشنی پیدا کرنی چاہیے۔ درحقیقت، یہ بدی کا مقصد ہے، کیونکہ ایک خدا جو مکمل طور پر اچھا ہے، نے بدی کو اس کی دنیا میں ہونے کے لیے بنایا۔ کیونکہ، بدی ہمیں مجبور کرتی ہے کہ ہم اندر تک پہنچیں، اپنی اندرونی طاقت کو تلاش کریں، ہمیشہ بلند تر چڑھتے ہوئے یہاں تک کہ ایک شاندار، چکاچوند روشنی تک پہنچیں — ایک روشنی جو تاریکی کے چھپنے کے لیے کوئی درار نہیں چھوڑتی۔

اس روشنی کے خلاف، بدی ہتھیار ڈالنے میں پگھل جاتی ہے، اپنے وجود کا مقصد۔ کیونکہ، شروع میں، تاریکی ایک واحد ارادے کے ساتھ بنائی گئی تھی: انسانی روح کی اندرونی روشنی کو نکالنا۔ ایک روشنی جو کوئی حد نہیں جانتی۔ بدی کے ساتھ خوبصورتی سے لڑو۔ تاریکی کو لامحدود روشنی سے للکارو۔

میں کیا کروں؟

ہر شخص ایک الہامی تصویر کے ساتھ بنایا گیا ہے۔ یہ ہم میں سے ہر ایک کا کام ہے کہ تمام انسانی سرگرمی کو ایک — الہامی مقصد کے لیے بلند کرے۔ مختصراً، اس کا مطلب ہے کہ ہر انسانی سرگرمی کو خدا سے جوڑا جا سکے اور یہ بالکل تورات اور اس کے احکامات کا مقصد ہے۔ ایک انسان کے پاس اپنی پوری ہستی کو خدا سے جوڑنے کی صلاحیت ہے۔ اس کام کو حاصل کرنے پر، وہ اس دنیا میں خدا کے لیے ایک رہائش گاہ بناتا ہے، اس طرح تخلیق کے مقصد کو پورا کرتا ہے۔

روحانی اور جسمانی دنیائیں متصادم نہیں ہیں۔ حتمی مقصد یہ ہے کہ وہ ضم ہو جائیں اور جسمانی وجود روحانی وجود سے معمور ہو جائے، تمام احکامات کی عملداری کا بنیادی عنصر یہ ہے کہ جسمانی تخلیق کو لیا جائے اور اسے ایک الہامی مقصد کے لیے استعمال کیا جائے۔ یہ فرد اور پوری دنیا دونوں میں ایک حیرت انگیز ہم آہنگی حاصل کرتا ہے۔ یہ موضوع ہے کہ تمام اوقات اور مقامات پر محیط ہو؛ جہاں کہیں اور جب بھی ایک شخص کام کرتا ہے، وہ اپنے سامنے موجود کام کو اس کے صحیح، الہامی مقصد کے لیے استعمال کر سکتا ہے، خدا کے لیے ایک رہائش گاہ۔

لہذا ہمیں ہمیشہ زندگی کے خالق کے ساتھ اپنی ذمہ داری کے بارے میں آگاہ رہنا چاہیے اور اس کی تصویر میں جینا چاہیے۔ اور نہ کہ جھوٹے معبودوں، پیسے، طاقت اور اسی طرح کی خدمت کریں اور نہ ہی ان تصورات کو واحد اور واحد قوت کے طور پر قبول کریں

جو زندگی دیتا ہے سب کو۔ تاہم، اس کی حضور کے ساتھ جی کر ہم الہامی روشنی اور حضور کو اس دنیا میں نیچے لاتے ہیں۔

ہم اچھا کریں گے بادشاہ سلیمان، سب سے عقلمند آدمی، کے مشورے پر عمل کرنا، جب اس نے کتاب واعظ کے آخر میں لکھا، 'آخر کار، سب کچھ جانا جاتا ہے؛ خدا سے ڈرو، اور اس کے احکامات پر عمل کرو؛ کیونکہ یہ انسان کا پورا "مقصد ہے۔ ہماری تورات کے الفاظ میں،" میں صرف اپنے بنانے والے کی خدمت کے لیے بنایا گیا ہوں۔

سات نوحی قوانین ظاہر کرتے ہیں کہ قادر مطلق خدا کے قوانین اور ضابطے ہیں تمام انسانوں کے لیے... اور کہ خدا ہم سب سے محبت کرتا ہے۔ وہ کسی کو بھی، یہودی یا غیر یہودی، بغیر رہنمائی کے نہیں چھوڑتا۔ غیر یہودی کو، اس نے سات نوحی احکامات دیے ہیں۔ مائیمونیدس بیان کرتا ہے "جو بھی قوموں میں سے سات احکامات کو پورا کرتا ہے خدا کی خدمت کے لیے صالحین میں سے قوموں کا ہے، اور اس کا حصہ ہے آنے والی دنیا میں"۔ اگرچہ بہت سی وجوہات ہیں ایک غیر یہودی کے لیے نوحی قوانین پر عمل کرنے کی، کیونکہ ایک شخص انہیں اخلاقی پاتا ہے یا وہ اس کی عقل یا اس کے انصاف کے احساس سے اپیل کرتے ہیں، نوح کا بچہ بننے کے لیے، ایک شخص کو، بنیادی طور پر، ان قوانین پر عمل کرنا چاہیے کیونکہ وہ پہچانتا ہے کہ وہ خدا، ہاشم کے ذریعے موسیٰ پر کوہ سینائی پر بنی اسرائیل کے لیے ظاہر ہوئے تھے۔

انسان کو ہمیشہ اپنے آپ میں اور دنیا میں نیکی اور بدی کو ایسے دیکھنا چاہیے جیسے کامل توازن میں ہو۔ ایک اچھا کام کرنے سے، انسان ترازو کو نیکی کے حق میں جھکا سکتا ہے اور نجات لا سکتا ہے اپنے آپ پر اور پوری دنیا پر۔" مائیمونیدس۔

ہر ایک ہم میں سے لے کر جاتا ہے بہت بڑی ذمہ داری اور بے الگ امتیاز کہ جھکائے پوری دنیا کو نجات کی طرف، اس طرح دنیا کو ہمیشہ کے لیے بدل دے۔

یہودیت میں ایک مرکزی عقیدہ ہے زندگی کی تقدس اور کیسے ہر ایک شخص سیارے پر منفرد، خاص، اور ماسٹر پلان کا حصہ ہے۔

ربی، ربی میناخیم منٹل شنیورسن، چاباد، لوباوویچ عالمی یہودی تحریک کے رہنما، نے بیان کیا کہ نوحی قوانین کی پابندی تمام انسانیت کے ذریعے لے کر آئے گی عالمی امن اور مسیحی نجات۔ ربی نے وضاحت کی کیونکہ ہماری دنیا کی بنیادی فطرت کامل اور اچھی ہے، ہمارا ہر اچھا عمل حقیقی اور پائیدار ہے، جبکہ ہر منفی عمل صرف وہی ہے ایک منفی مظہر، ایک خلا منتظر مٹایا جانے کا۔ لہذا، بدی کے ساتھ تاریکی اور نیکی کے ساتھ روشنی کی عام — مساوات۔ تاریکی، خواہ کتنی ہی خطرناک اور دھمکی آمیز ہو، محض روشنی کی غیر موجودگی ہے۔ روشنی کو ضرورت نہیں ہے کہ وہ تاریکی سے لڑے اور اس پر قابو پائے تاکہ اسے ہٹائے — جہاں روشنی ہے، تاریکی نہیں ہے۔ ایک تھیمبل بھر روشنی اس طرح ایک کمرہ بھر تاریکی کو بھگا دے گی۔

کچھ غور طلب نکات

ہم خدا کی کیسے تعریف کرتے ہیں؟

ہمارا کیا مطلب ہے کہ انسان واحد بنایا گیا تھا؟

تورات کا "الہامی تصویر میں" سے کیا مطلب ہے؟

"جب ہم کہتے ہیں کہ انسان کو پہلے اپنے آپ پر اور اپنے نفس پر فتح حاصل کرنی چاہیے اپنی فطرت میں "زمینی

اور "حیوانی" کے تابع کر کے، اس کا کیا مطلب ہے؟

یقین، کیا ہم خدا کو ثابت کر سکتے ہیں؟ یہ کیوں ناممکن ہے کہ خدا کو سمجھا جائے؟

زندگی کا مقصد کیا ہے؟ میں کیا کروں؟

نیکی اور بدی — روشنی اور تاریکی، تھوڑی سی روشنی بہت سی تاریکی کو دور کر دیتی ہے۔

باب - قانون 2: خدا کی تعظیم اور حمد — اس کے نام کو بے

ادبی سے استعمال نہ کریں

خدا کو چیزوں کا خالق اور حکمرانوں کا حکمران کہا جاتا ہے۔ وہ ہر اس چیز کی بنیاد ہے جسے ہم قدر اور عزت دیتے ہیں۔ ایک بار جب آپ خدا کو ہر چیز کے خالق کے طور پر پہچان لیں، تو خدا کے ساتھ بے ادبی نہ کریں۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کو خدا کے نام پر لعنت نہیں بھیجنی چاہیے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ آپ کو خدا کے نام کو بے ادبی سے استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ خالق کے لیے مناسب تعظیم پیدا کرنے کے لیے، آئیے زمین پر بادشاہت کے لیے دی جانے والی عزت کے بارے میں سوچیں۔

تصور کریں کہ آپ ایک عظیم بادشاہ کے سامنے ہیں۔ تصور کریں کہ ہر بار جب آپ بادشاہ کا نام لیتے، آپ کے دل میں کتنی عزت ہوتی۔ آپ کو ہر بار جب آپ بادشاہوں کے بادشاہ کا نام لیتے ہیں، اس سے بھی زیادہ عزت ہونی چاہیے۔ نیز آپ کو خدا کے فیصلے کا بھی احترام سیکھنا چاہیے۔ خواہ کچھ بھی ہو، کبھی شکایت نہ کریں — یہ سب سے مشکل آزمائش ہے۔ بہت سے لوگ جیسے ہی وہ زندگی کے تلخ اور سخت تجربات سے گزرتے ہیں جیسے کار حادثہ، بیماری، طلاق، دھوکہ دہی اور مایوسی، خدا کے خلاف غصہ محسوس کرنے لگ سکتے ہیں۔ اگرچہ یہ غصہ درحقیقت ان کے دکھوں کا صرف ایک پردہ ہے، پھر بھی وہ خدا پر تنقید اور شکایت کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے نکلنے کا راستہ یہ ہے کہ یاد رکھیں: خدا بھلا ہے؛ خدا سب سے بڑی بھلائی ہے جو وجود رکھتی ہے۔ خدا کے علاوہ کوئی بھلائی نہیں ہے — تمام اچھی چیزیں جو ہم جانتے ہیں اور جن کا تجربہ کرتے ہیں درحقیقت خدا کی طرف سے ہیں۔ کوئی بھی خدا کے نام کو جھوٹی قسمیں کھا کر بے مقصد استعمال نہیں کر سکتا — اس کا مثبت پہلو ہر چیز کے خالق سے ملنے والی زندگی کے لیے شکرگزاری کا اظہار کرنا، خدا کا شکر ادا کرنا اور اس کی حمد کرنا ہے۔ خدا کی تعظیم کرنے کا کیا مطلب ہے؟ الہامی میں زندگی گزارنا خدا کی طرح محبت کرنا ہے، اولاد اپنے والدین کے نقش قدم پر چلتی ہے... جو کہ بلا شرط محبت کا تحفہ دینا ہے۔

نماز کیا ہے؟

جسمانی اور روحانی کے درمیان خط و کتابت

یہودی فلسفے میں، کچھ بھی اپنے مقصد کے بغیر نہیں ہے، اور کوئی عمل نتائج سے خالی نہیں ہے۔ تمام الفاظ خیالات اور اعمال کے کائناتی اثرات ہیں، جو روحانیت میں اضافے یا کمی کا باعث بنتے ہیں۔ اس طرح، ہر عمل، الفاظ اور خیالات کے ہر نمونے کے لیے ایک صحیح اور غلط طریقہ ہے۔ یہ کہنا ہے کہ، پوری دنیا ایک مربوط کل کے طور پر روحانی دائرے کی جسمانی نمائندگی ہے۔ جسمانی عمل روحانی دائرے پر اثر انداز ہوتا ہے، جبکہ بدلے میں روحانی کامیابیاں جسمانی دائرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

روحانی طور پر خود کو بہتر بنا کر اور جسمانی دنیا کے ساتھ اس طرح تعامل کر کے جو روحانی دنیا کی مطابقت پذیر خصوصیات کو بڑھاتا ہے، ہم بدلے میں پوری جسمانی کائنات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ روحانی دائرے میں ہر فائدہ جسمانی دائرے میں زیادہ ہم آہنگی کا باعث بنتا ہے۔

ہم ایک جسمانی کائنات میں رہتے ہیں جو درحقیقت "حقیقی چیز" کا صرف ایک سایہ ہے: روحانی کائنات۔ ہمیں روحانی کائنات کو سنبھالنے اور اسے کمال تک پہنچانے کی صلاحیت دی گئی ہے ہمارے جسمانی عمل، الفاظ اور خیال کے ذریعے۔ سایوں میں رہتے ہوئے جیسا کہ ہم کرتے ہیں، ہم ہمیشہ نہیں سمجھ سکتے کہ ہمارے سایہ کے اعمال اور الفاظ کا مقصد کیا ہے۔ تاہم، وہ ہماری بہبود کے لیے اتنا ہی اہم ہیں جتنا کہ کائنات کی بہبود کے لیے: صرف ہمارے حقیقی خود، ہمارے روحانی پہلو مثلاً ہماری روحیں، ان کا حقیقی معنی سمجھ سکتی ہیں۔

نماز۔ ہر صبح، خدا ہمارے نماز پڑھنے کا انتظار کرتا ہے، لیکن ہم اکثر اس عبادت کو صحیح نیت کے ساتھ انجام نہیں دیتے۔ اگر ہم اپنی نماز میں تاخیر کریں، تو انہیں مناسب تیاری کو ضرور ظاہر کرنا چاہیے۔

جب ہم کسی دوست کے لیے دعا کرتے ہیں، ہم اس کی کامیابی کی تمنا کرتے ہیں۔ کیا ہم خدا کے ساتھ بھی ایسا ہی کر سکتے ہیں؟ کیا خدا میں کوئی کمی ہے جو ہماری نماز پوری کر سکے؟

دنیا کے خالق کے قریب ہو جائیں۔ نہ صرف ہم خدا کی مہربانی کا شکریہ ادا کرتے ہیں دعا بنا کر، بلکہ ہم روحانی بیداری کے ایک اعلیٰ درجے پر بلند ہوتے ہیں۔

ملاقات کرنے والے ربی نے دعا کا استعمال خدا کی مادی نعمتوں کے لیے شکریہ ادا کرنے کے لیے کیا، جو قابل تعریف ہے۔ لیکن ربی الیملک نے دعا کا استعمال خدا سے جڑنے کے لیے کیا۔ سیب صرف اس کے لیے ایک ذریعہ تھا۔

جب دعا بنانے کا موقع آئے، ہم بھی اسے اپنی روحانی بیداری کو بڑھانے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ جتنی زیادہ نمازیں اور دعائیں ہم بناتے ہیں، اتنا ہی ہم اپنی بیداری کو بڑھاتے ہیں۔ یہی دعا بنانے کا مقصد ہے۔ یہ ایسے ہے جیسے ہم خدا کے لیے کچھ کرتے ہیں؛ ہم اسے یہاں زمین پر لاتے ہیں اس کے بجائے کہ اسے آسمانوں پر چھوڑ دیں۔

ہم نماز کیوں پڑھتے ہیں؟

کیونکہ جسم کو روح کی ضرورت ہے اور روح کو جسم کی ضرورت ہے، اور دونوں کو یہ بتانا ضروری ہے کہ دوسرے کی ضرورت بھی انہی کی اپنی ہے۔ یہی درحقیقت نماز کا مقصد ہے: اپنی ضروریات کو جاننا، ان کے ماخذ کو سمجھنا، اور ان کے حقیقی مقاصد کو جاننا۔ اپنے ذہنوں اور دلوں کو اس کی طرف موڑنا جس نے یہ ضروریات ہمارے اندر رکھیں، ان کا مقصد متعین کیا، اور ہمیں انہیں پورا کرنے کے ذرائع فراہم کرتا ہے۔

ہیں کہ وہ اچھا ہے اور ہر چیز بھلائی نماز پڑھنے کا پورا تصور الجھن میں ڈالنے والا ہے۔ ہم خدا پر بھروسہ کر کے لیے کرتا ہے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسے ہر چیز کا مکمل علم ہے اور ہر چیز اس کے کنٹرول میں ہے۔ اسی وقت ہم اس سے درخواست کرتے ہیں کہ چیزیں بدل دے اور انہیں اچھا بنائے جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں۔ ہاں، یہ ایک تضاد لگتا ہے۔

تو اس کے بارے میں یوں سوچیں: خدا چاہتا ہے کہ لوگ اس سے دعا کریں۔ یہ کچھ ایسے ہی ہے جیسے ایک والد چاہتا ہے کہ بچہ فون اٹھائے اور کہے، "ہیلو، امی اور ابا۔" اس سے بھی زیادہ، وہ چاہتا ہے کہ چیزیں اس کی دنیا میں باہمی مشاورت اور ہم آہنگی کے ذریعے آگے بڑھیں۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم یہ سمجھنے میں شامل ہوں کہ ہمارے لیے کیا اچھا ہے اور پھر اس اچھے کو لانے میں — خواہ اس کی اپنی سمجھ اور صلاحیت ہماری سمجھ اور صلاحیت سے کتنی ہی بہتر کیوں نہ ہو۔

یہی نماز ہے: لفظی طور پر آپ اور خدا کے درمیان ربط نماز کو خدا کے اپنے آپ سے بات کرنے کے طور پر سوچیں — آپ کے ذریعے۔ نماز میں، آپ اور خدا ایک ہیں۔ آج لوگ کاروبار اور سماجی مقاصد کے لیے میٹنگیں کرتے ہیں خدا کے پاس نماز میں آنا خالق کے ساتھ میٹنگ کرنا ہے۔ ایک مستقل ملاقات مقرر کریں اور اپنی تمام منصوبہ بندی اس کے ساتھ زیر بحث لائیں۔

دل سے نماز پڑھنا

دل سے نماز پڑھنے کے بارے میں ایک کہانی بیان کی جاتی ہے، ایک بار ربی نے کہا "خدا ایک دل سے محبت کرتا ہے"، ایک سادہ شخص نے اسے لفظی طور پر سمجھا اور ہر ہفتہ وہ عبادت گاہ کے اندر مقدس تابوت کے ساتھ مقدس تورات کے پاس ایک دل رکھتا تھا، کئی ہفتوں کے بعد ربی نے چھپ کر انتظار کیا یہ دیکھنے کے لیے کہ کون مقدس... تابوت میں دل رکھ رہا تھا، یقیناً ہارون اندر آیا... ربی نے پھر سمجھایا خدا ہمارے دل چاہتا ہے

برکت اور لعنت

"دیکھو میں تمہیں آج برکت اور لعنت دیتا ہوں"

(استثنا 11:26)۔ "برکت" ایک بہت اہم لفظ ہے۔ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ دنیا میں بھلائی موجود ہے اور یہ بھلائی ہمیں دی گئی ہے اور ہمارے لیے قابل رسائی بنائی گئی ہے۔

لعنت" بھی ایک اہم لفظ ہے۔ ہمیں یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ ایسی منفی چیزیں ہیں جنہیں ہمیں ضرور رد اور شکست دینی چاہیے۔ یہی ایک اخلاقی مخلوق ہونے کا مقصد ہے: یہ جاننا کہ اچھائی ہے اور برائی ہے، ایک کو دوسرے سے ممتاز کرنا جاننا، اور پہلے کو اپنانا اور دوسرے کو رد کرنا جاننا۔ "تم" بھی ایک بہت اہم لفظ ہے۔ تمہیں

یہ جاننا چاہیے کہ انتخاب تمہارا ہے، کہ تم، تنہا، اپنے انتخابوں کے ذمہ دار ہو۔ کہ دنیا تمہارے دلوں میں، اور تمہارے ہاتھوں میں رکھی گئی ہے۔

آج بھی اہم ہے۔ ہمارے اعمال اندھیرے میں ایک ٹھوکر نہیں ہیں، آسمان کی گہرائیوں میں ایک نامعلوم خدا کے "ذریعے درج، جو کسی دور کی آخرت میں شمار کیے جائیں۔ ہمارے انتخاب کے مضمرات موجودہ اور فوری ہیں۔ لیکن اوپر والی آیت میں سب سے اہم لفظ وہ تین حرفی فعل ہے جو جملے کا آغاز کرتا ہے — اور تورات کے حصے رئے (استثنا 16:17-11:26) کا آغاز کرتا ہے جسے پاراش کا نام دیتا ہے۔ یہ لفظ "دیکھو" ہے۔

آپ کی تمام حسوں اور صلاحیتوں میں، بینائی سب سے زیادہ حقیقی اور مطلق ہے۔ اس لیے قانون (تلمود، روش ہشانہ کہ "ایک گواہ جج نہیں ہو سکتا۔" ایک جج کو ملزم کے دفاع کے دلائل کے لیے کھلا ہونا چاہیے؛ عمل کو 27a) ہوتے دیکھنے کے بعد، یہ ممکنہ جج کے پاس آدمی کے جرم کا بہت طاقتور تاثر ہوتا ہے — وہ اب کے لیے ہمدردی یا جواز تلاش کرنے کے قابل نہیں رہتا۔

جب آپ کچھ سنتے ہیں، کچھ سونگھتے ہیں، کچھ محسوس کرتے ہیں یا منطقی طور پر کچھ نتیجہ اخذ کرتے ہیں، آپ جانتے ہیں کہ یہ سچ ہے۔ لیکن یہ کبھی بھی مطلق علم نہیں ہوتا۔ ہمیشہ کچھ تحفظ، کچھ شک کا احساس، کچھ "ہاں لیکن...." کا نشان باقی رہتا ہے۔ لیکن نہیں جب کچھ دیکھا جاتا ہے۔ اس طرح بینائی "کامل تجربہ" ہے یا دیکھنا یقین کرنا ہے۔

اسی لیے نبی مسیحائی دور کو دیکھنے کے وقت کے طور پر بیان کرتے ہیں: "تمہاری آنکھیں تمہارے مالک کو (ibid. 40:5) "دیکھیں گی" (یسعیاہ 30:20)؛ "تمام بشریت اکٹھے دیکھے گی کہ خدا کے منہ نے بات کی ہے دیکھنا" اس کی انتہائی کمال کی حالت میں ایک دنیا میں رہنا ہے، ایک ایسی دنیا جس نے اپنے الہامی مقصد کو محسوس کیا ہے اور اپنے خالق کی مکمل اور مطلق علم حاصل کیا ہے۔ چونکہ ہماری بینائی کا بنیادی مقصد خود خداوندی ہو گی۔ ہماری بصیرت روحانی بصیرت کے لیے بلند ہو جائے گی۔

"اس طرح تورات اعلان کرتی ہے: "دیکھو، میں تمہیں آج برکت اور لعنت دیتا ہوں۔

برکت دیکھو۔ اپنے خالق، اپنی دنیا، اپنی اپنی روح کی بنیادی بھلائی کا قریبی، مطلق علم حاصل کرو۔ یہ وہاں ہے؛ اسے دیکھو۔

لعنت دیکھو۔ دیکھو کہ یہ حقیقتاً ملعون نہیں ہے، کیونکہ بدی ایک عدم وجود ہے، محض ایک غیر موجودگی جیسے تاریکی روشنی کے انخلاء کے سوا کچھ نہیں ہے۔ دیکھو کہ یہ صرف اس لیے "موجود" ہے کہ آپ کو اسے شکست دینے کے لیے للکارے، صرف آپ کے نیکی کے جذبے کو ابھارے، صرف آپ کی گہری ترین وفاداریوں اور عقائد اور طاقتوں کو جگائے۔ اسے دیکھو جو یہ واقعی نہیں ہے اور آپ اس پر فتح پا جائیں گے۔ اسے دیکھو جو یہ واقعی ہے اور آپ اسے اس سے بھی بڑی برکت میں تبدیل کر دیں گے۔

اپنے آپ کو دیکھو۔ جانو تم کون ہو اور کیا ہو، اور اسے بالکل جانو: خدا کا ایک بچہ جسے تخلیق میں اس کا شریک ہونے کی طاقت دی گئی ہے اور اس کی دنیا کو کامل بنانے میں۔ تمام رکاوٹ اور، تمام ناکامی، صرف اپنی حقیقی صلاحیت کو دیکھنے میں ناکافی ہے۔ اپنے آپ کو دیکھو، اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جسے آپ حاصل نہ کر سکو۔ آئینے میں اپنے آپ کو دیکھو اور اس روح کو دیکھنا شروع کرو جو تم ہو، اس شخص کے اندر روح کو دیکھو جس کے سامنے تم ہو۔

آج دیکھو۔ محض بھلائی اور خداوندی کو ایک تجریدی تصور کے طور پر مت "سنو"؛ اسے یہاں اور اب دیکھو، اس کی فوری اور اس کی قابل اعتمادی دیکھو۔ اسے آتے ہوئے آج دیکھو۔ سڑک پر چلو اور انسانی بھلائی اور نیز خدا کی روشنی کو دنیا میں جگمگاتے ہوئے دیکھو۔

ایک نوحی جس نے خدا یا اس کے ساتھی انسان کے خلاف گناہ کیا ہے ضرور توبہ کرے اور اس کے لیے شرمندہ ہو جو اس نے کیا۔ اسے ضرور وعدہ کرنا چاہیے اپنے آپ سے کہ وہ یہ گناہ دوبارہ نہیں کرے گا۔ وہ خدا سے رحم کی درخواست کرتے ہوئے ایک ذاتی دعا بنائے گا۔ اگر اس نے کسی ساتھی شخص کو تکلیف پہنچائی ہے، اسے ضرور اس شخص کی معافی مانگنی چاہیے۔ اگر اس نے اس شخص کی جائیداد یا جسم کو نقصان پہنچایا ہے، اسے ضرور اسے معاوضہ دینا چاہیے۔ اگر اس نے اپنے آپ کو، اپنی صحت یا جائیداد یا اپنے خاندان کو نقصان پہنچایا ہے، اسے ضرور تلافی کرنی چاہیے۔

کچھ غور طلب نکات

ہم کیوں اور کیسے خدا سے دعا کرتے ہیں؟

خدا کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے؟

جسم اور روح کے درمیان کیا تعلق ہے؟

برکت اور لعنت – اچھائی اور برائی – روشنی اور تاریکی

باب - قانون ۳: انسانی جان کی حرمت — قتل نہ کریں

یہ اصول سکھاتا ہے کہ انسانی زندگی مقدس ہے۔ انسان کو کبھی بھی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس کے نتیجے میں کسی دوسرے انسان کی موت واقع ہو۔ کسی معصوم انسان کی موت سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اصول اسقاط حمل اور رحم موت دونوں کو قتل کے برابر سمجھتا ہے۔ قاتل کو مارنا جائز ہے۔

خود دفاع میں قتل کرنا بھی جائز ہے۔ اگر کسی معصوم شخص کی جان بچانے کے لیے یہ بالکل ضروری ہو تو قتل کیا جا سکتا ہے۔ یہ اصول خودکشی کو منع کرتا ہے۔ آپ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جو آپ کی اپنی جان کو خطرے میں ڈالے۔ آپ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جو دوسروں کی جانوں کو خطرے میں ڈالے۔ اگر آپ کا کاروبار ہے، تو آپ کو یقینی بنانا چاہیے کہ یہ دوسروں کی حفاظت کو خطرے میں نہیں ڈالتا۔

خدا پاک ہے - زندگی پاک ہے

تورات بنیادی طور پر اس دنیا کی زندگی سے متعلق ہے۔ روح اپنے زمین پر اترنے سے پہلے موجود ہوتی ہے اور آخرت میں آسمانی دائرے میں واپس آتی ہے۔ یہ "عروج کے لیے زوال" ہے، عروج تخلیق کے حتمی مقصد کی تکمیل ہے، جو اس دنیا میں خدا کے لیے ایک رہائش گاہ کی تخلیق ہے۔

بادشاہ سلیمان روح کو "خدا کا چراغ" بیان کرتا ہے۔ خدا کو چراغ کی کس مقصد سے ضرورت ہے؟ کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں اس کے سامنے تاریکی ہو؟ چراغ کی ضرورت ہے اس دنیا کے لیے جس کے اندر خدا نے اپنی عظمت چھپائی ہے۔ روح جسم اور دنیا کو منور کرتی ہے، اسے خالق کو پہچاننے کے قابل بناتی ہے، تورات اور احکامات کی روزمرہ زندگی میں بجا آوری کے ذریعے۔

ایک مخصوص مقصد

اس کے علاوہ، ہر روح کا ایک مخصوص مقصد ہوتا ہے خدا کے لیے اس دنیا میں رہائش گاہ بنانے کے عمومی مقصد کے علاوہ۔ بعل شیم طوف نے کہا کہ ایک روح، تورات اور احکامات پر عمل کرنے کے علاوہ، شاید اس دنیا میں اترے اور ستر یا اسی سال صرف اس لیے جنے کہ کسی دوسرے کے لیے جسمانی یا روحانی دائرے میں احسان کرے۔ انسان اپنا مخصوص مقصد کیسے جانے؟ یہ کیسے جانے کہ کون سا احسان اس کی روح کے اترنے کا مقصد ہے؟ جواب یہ ہے کہ ہر چیز الہامی تقدیر کے ذریعے ہوتی ہے، اور اگر کسی شخص کے سامنے کوئی خاص موقع پیش آتا ہے، تو یہ یقینی طور پر اوپر سے بھیجا گیا ہے اور اسے ایسا سمجھنا چاہیے گویا کہ یہی اس کی روح کے اترنے کا مقصد ہے۔

ہماری تورات میں بیان کیا گیا ہے، "ہر چیز آسمان کے ہاتھوں میں ہے، سوائے آسمان کے خوف کے۔" اس کا مطلب ہے کہ انسان کے ساتھ جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ آسمان سے ہوتا ہے۔ مخصوص وقت اور جگہ جہاں انسان رہتا ہے اور زندگی میں اس کی حیثیت، خواہ امیر ہو یا غریب وغیرہ، آسمان سے طے کی جاتی ہے۔ انسان کا واحد حصہ "آسمان کا خوف" ہے - کسی بھی دی گئی صورت حال میں اس کا رد عمل۔ ہم سب منفرد مواقع اور چیلنجز کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں اور زندگی میں ہمارا کام ہے کہ انہیں الہامی مقصد کے لیے استعمال کریں۔

روح کا اترنا

ہمارے علما نے مزید بیان کیا، روح کی بنیادی فطرت، اس کی پاکیزگی اور طہارت، اور یہ کہ کس طرح یہ کسی بھی مادی اور جسمانی چیز سے بالکل الگ ہے؛ روح خود، اپنی فطرت کے اعتبار سے، کسی بھی مادی خواہشات یا آزمائشوں کے تابع نہیں ہے، جو صرف جسمانی جسم اور حیوانی روح سے پیدا ہوتی ہیں۔

بہر حال، خالق کی مرضی تھی کہ روح - جو الہامی تصویر میں ہے - کثیف، جسمانی دنیا میں اترے اور ایک جسمانی جسم کے ساتھ محدود ہو، اور متحد ہو، درجنوں سالوں تک ایک ایسی حالت میں جو اس کی روحانی فطرت کے بالکل مخالف ہے۔ یہ سب ایک الہامی مشن کے مقصد کے لیے ہے جو روح کو انجام دینا ہے جسمانی جسم اور اس سے متعلقہ جسمانی ماحول کو پاک کرنے اور بلند کرنے کے لیے، اس دنیا کو الہامی حضور کے لیے ایک رہائش گاہ بنانے کے لیے۔ یہ صرف تورات اور احکامات کی زندگی کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ جب روح یہ مشن پورا کرتی ہے تو روح کے اترنے اور اس زمین پر زندگی سے جڑے تمام عارضی درد اور تکلیف نہ صرف جائز ہیں، بلکہ اس عظیم خوشی سے بے حد کم ہیں جو روح اس کے بعد بھوگتی ہے۔ everlasting اجر اور

ایک ضائع شدہ موقع

، اوپر سے انسان آسانی سے روح کے زمین پر مشن کو نظر انداز کرنے کے سانحے کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنے سے، انسان روح کو اس دنیا میں عملاً بے مقصد اتارتا ہے، کیونکہ انسان نے اپنا مقصد حاصل نہیں کیا ہے۔ یہاں تک کہ جہاں تورات کے مطالعہ اور احکامات کی پابندی کے مختصر لمحات ہیں، یہ سوچنا افسوسناک ہے کہ کتنی بار ایسی سرگرمی حقیقی جوش اور اندرونی خوشی کی کمی سے داغدار ہوتی ہے، اس شناخت کے بغیر کہ یہی وہ سرگرمیاں ہیں جو وجود کو جواز فراہم کرتی ہیں۔

خدا کی مرضی کو پورا کرنے کے موقع سے فائدہ اٹھانے میں ناکامی کے ذریعے اہم نکتہ کو کھونے کے علاوہ، اس فوائد کو کھونے کے، (مثلاً جسمانی وجود) یہ صحیح عقل کے everlasting طرح اس سے حاصل ہونے والے خلاف ہے کہ زندگی کے اس پہلو کو منتخب کریں جو روح کی غلامی اور پستی کو نمایاں کرتا ہے، جبکہ اس کے اندر موجود نیکی کو مسترد کرتا ہے یعنی وہ عظیم بلندی، جو روح کے اترنے سے آنے والی ہے۔

صحیح کام یہ ہے کہ روح کے زمین پر قیام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جائے اور ایک ایسی زندگی گزاری جائے جو تورات اور احکامات سے معمور ہو اسے ممکن بناتی ہے۔ یہ بھی واضح ہے، کہ چونکہ خدا، جو نیکی کی ذات ہے، روح کو تورات کے مطالعہ اور احکامات کی بجا آوری کے مقصد کے لیے اپنی بلند ترین بلندیوں سے نچلے ترین گہرائیوں میں اترنے پر مجبور کرتا ہے، اس کا مطلب یہ ہونا چاہیے کہ تورات اور احکامات کی قدر بہت زیادہ ہے۔

مزید برآں، روح کا بلندی کے مقصد کے لیے اترنا ظاہر کرتا ہے کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کا کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے، سوائے روح کے اس زمین پر رہنے کے لیے اترنے کے۔ اگر کوئی آسان راستہ ہوتا، تو خدا روح کو اس نچلی دنیا میں اترنے پر مجبور نہ کرتا۔ کیونکہ صرف یہاں، جسے قبائل کمترین دنیا کہتے ہیں، روح اپنی بلند ترین عروج حاصل کر سکتی ہے، فرشتوں سے بھی بلند، اور، جیسا کہ ہمارے علما کہتے ہیں، "صالحین (سب سے ممتاز) فرشتوں سے برتر ہیں۔"

خوشی کے ساتھ خدا کی خدمت کریں

تورات اور احکامات کی عظمت پر غور کرنا، خاص طور پر اس زندگی سے متعلق؛ یہ بھی غور کرنا کہ تورات اور احکامات روح کی کمال اور الہامی مقصد کی تکمیل حاصل کرنے کے واحد ذرائع ہیں؛ انسان اپنی قسمت اور مقدر پر حقیقی خوشی کا احساس تجربہ کرے گا، اس کے باوجود بہت سی مشکلات اور رکاوٹوں کے، اندر سے اور باہر سے جو اس زمین پر ناگزیر ہیں۔ صرف اس طرح سے انسان حکم تک زندگی گزار سکتا ہے، "خوشی کے ساتھ خدا کی خدمت کریں"، جسے بعل شیم طوف نے اپنی تعلیمات کی بنیادوں میں سے ایک بنایا، جسے چاباد تعلیمات میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور ربی شنیور زلمن لیادی نے اپنے عظیم کام، تانیہ (باب 26،31) میں نشاندہی کی ہے۔

بالآخر، زندگی میں ایسے راستے پر چلنا حقیقی خوشی کی طرف لے جائے گا۔ خوشی - یہودی معنوں میں - درج ذیل طور پر تعریف کی جا سکتی ہے: جب انسان کسی بھی لمحے خدا اس سے جو چاہتا ہے کر رہا ہو تو وہ حقیقی معنوں میں خوش ہو سکتا ہے۔ لہذا، اگر، کسی بھی لمحے اور صورت حال میں، انسان تورات کی ہدایات کے مطابق عمل کرتا ہے، تو وہ حقیقی معنوں میں ایک خوش اور مبارک انسان ہے۔ یہ احساس تمام دنیاوی معاملات سے بالاتر ہے، کیونکہ ایسا انسان سمجھتا ہے کہ زندگی میں جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ خدا کے ذریعے ترتیب دیا جاتا ہے۔

دوہرا معیار

دوہرے معیار قیاسی طور پر غیر اخلاقی ہیں؛ تاہم یہودیت - بائبل میں موجود اور اسرائیل کے علما کے ذریعے بیان کردہ اخلاقیات - دوہرے معیار سے بھری پڑی ہے۔ درحقیقت، یہ دوہرے معیار ہیں دل میں ہم کیسے جیتے ہیں اور ہم نے دنیا کو کیا سکھایا - اور دل میں وہ کیا ہے جو ایک اخلاقی انسان بناتا ہے۔

ایک مثال مختلف طریقے ہیں جن میں ہم سانحے کو دیکھتے ہیں، اس پر منحصر ہے کہ متاثرہ کون ہے۔ جب میرے ساتھ کچھ برا ہوتا ہے، تورات مجھے خدا کی مدد پر بھروسہ کرنے، اس کے طریقوں کو قبول کرنے اور جواز پیش کرنے، اور اپنے طریقوں کا جائزہ لینے کی ہدایت کرتی ہے، کہ میں نے کیا غلط کیا ہوگا تاکہ جو کچھ ہوا اس سے میں سبق سیکھ سکوں۔ یہ بالکل وہی چیزیں ہیں جو میں دوسرے کے مسائل کے حوالے سے نہیں کرنا چاہتا۔

دوہرے معیار کی ایک اور مثال اس فرق سے متعلق ہے کہ ہم اپنے آپ کا اور دوسروں کا کیسے اندازہ لگاتے ہیں۔ مختصراً کہا جائے تو، ہمیں اپنے آپ کو اس بنیاد پر پرکھنا چاہیے جو ہم نے حقیقی طور پر حاصل کیا ہے، اور دوسروں کو اس بنیاد پر پرکھنا چاہیے جو وہ حاصل کرنے کے قابل ہیں، یا ان کی صلاحیت۔

کیا تمہارا خون زیادہ سرخ ہے؟

لیکن شاید یہودیت میں سب سے زیادہ دلچسپ - اور اہم - دوہرا معیار وہ طریقہ ہے جس میں ہم الہامی حکم "قتل مت کرو" کو لاگو کرتے ہیں۔ تلمود ایک ایسے آدمی کی کہانی بیان کرتی ہے جسے اس شہر کے ایک بدمعظ نے دھمکی دی کہ اسے مار دیا جائے گا جب تک کہ وہ ایک مخصوص شخص کو نہ مار دے۔ عظیم تورات ساگ روا نے اس "آدمی سے کہا: "تمہیں کیا لگتا ہے کہ تمہارا خون اس شخص کے خون سے زیادہ سرخ ہے؟

تورات کے ہر انفرادی زندگی پر لامحدود قدر رکھنے کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ توحید کے تصور (جس سے یہ ماخوذ ہے) کے بعد، یہ سب سے زیادہ انقلابی خیال ہے جو یہودی نے انسانیت سے متعارف کرایا ہے انقلابی" اس معنی میں کہ یہ ہر اس چیز کے خلاف ہے جس پر پہلے سب یقین رکھتے تھے (جیسا کہ درحقیقت عام "عقل کے خلاف)، اور "انقلابی" اس طریقے سے جس میں اس نے مہذب معاشرے کی شکل بدل دی۔

ہر انسانی زندگی پر لامحدود قدر رکھنے کا مطلب ہے انسانی زندگی کی قدر کو جانچنے کے کسی بھی "پیمانے" کی مکمل طور پر تردید۔ ایک معذور بچے کی زندگی زمین کے سب سے عقلمند شخص کی زندگی کے برابر قدر رکھتی کی زندگی بچانے کے لیے قربان نہیں کیا جا سکتا۔ genius ہے۔ اسی سالہ "سبزی" کو بیس سالہ

تورات قانون اس حد تک جاتا ہے کہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ ایک پورے شہر کو ایک انفرادی شخص کو موت کے حوالے کر کے نہیں بچایا جا سکتا۔ کیونکہ ہر ایک زندگی الہامی - اور اس لیے لامحدود - اہمیت کی حامل ہے۔ دس ہزار لامحدودیتیں ایک لامحدودیت سے کوئی "زیادہ" نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر رحم موت، معذور بچوں کا اسقاط حمل ممنوع ہیں، کیونکہ زندگی خدا کی طرف سے ایک تحفہ ہے اور اس حقیقت کے باوجود کہ ہم اسے ظاہر شکل میں نہیں دیکھ سکتے۔

اوپر کی روشنی میں، تورات میں درج ذیل قانون پایا جانا حیرت انگیز ہے (استثنا 22:26 سے ماخوذ): آیا لہرگیا بشکن لہرگو - "اگر کوئی تمہیں مارنے آیا ہے، اس کے خلاف اٹھو اور اسے پہلے مارو۔" (یہ قانون کسی ایسے شخص

پر بھی یکساں طور پر لاگو ہوتا ہے جو کسی اور کو مارنے آیا ہے - تم قاتل کو مارنے کے پابند ہو تاکہ اس کے ارادے کے شکار کو بچایا جا سکے)۔

یہ قانون زندگی کی لامحدود قدر کے اصول کے متضاد لگتا ہے۔ اگر کوئی زندگی کسی دوسری زندگی سے کم قابل قدر نہیں سمجھی جا سکتی، تو پھر شکار کی زندگی قاتل کی زندگی سے زیادہ قابل قدر کیا بناتی ہے؟ مزید برآں، یہ اصول کسی ایسے شخص پر لاگو ہوتا ہے جو "تمہیں مارنے آیا ہے" - اس نے ابھی تک کچھ بھی نہیں کیا ہے! شاید وہ کامیاب نہیں ہوگا؟ شاید وہ اپنا ارادہ بدل دے گا؟ نہ ہی قانون بھاگنے کی کوشش کے بارے میں کچھ کہتا ہے۔ یہ کہتا ہے: اگر کوئی تمہیں مارنے آیا ہے، اس کے خلاف اٹھو اور اسے پہلے مارو۔

وہی تورات جو ہمیں بتاتی ہے کہ خدا نے ہر انسان میں اپنی ایک چنگاری رکھی ہے، اس طرح اس کی یا اس کی جسمانی وجود پر ایک خدا کی، لامحدود قدر عطا کی ہے - وہی تورات ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ خدا نے ہر شخص کو آزادانہ انتخاب عطا کیا ہے۔ بشمول انتخاب - اور طاقت - اس کی یا اس کی عطا کردہ حیات کو بگاڑنے اور اسے خود کے خلاف موڑنے کے لیے، اسے زندگی تباہ کرنے کے لیے استعمال کرنا۔ ایک شخص انتخاب کر سکتا ہے کہ وہ خود کو ایک قاتل میں تبدیل کر دے - کوئی جو اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے زندگی تباہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ جس صورت میں وہ اب ایک زندگی نہیں رہا، بلکہ ایک ضد زندگی ہے۔

ایک ضد زندگی کو مارنا ایک زندگی تباہ کرنے والا عمل نہیں ہے، یہ ایک زندگی بچانے والا عمل ہے۔ یہ حکم "قتل مت کرو" کی خلاف ورزی نہیں ہے، بلکہ اس کی توثیق ہے۔ قانون کے بغیر، "اگر کوئی تمہیں مارنے آیا ہے، اس کے خلاف اٹھو اور اسے پہلے مارو،" زندگی کی لامحدود قدر کا اصول ایک خالی نعرے، ایک محض خیال سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ یہودیت ایک خیال نہیں ہے۔ یہ زندگی گزارنے کا ایک طریقہ ہے - خدا کے خیالوں کو حقیقت بنانا۔

کچھ غور طلب نکات

اس دنیا میں ہمارا مشن کیا ہے؟

اسقاط حمل کیوں ممنوع ہے؟

خودکشی کیوں ممنوع ہے؟

کیا ہم کسی کی درخواست پر جان لے سکتے ہیں؟ رحم موت؟

ہمیں کب ایک شخص کو مارنا چاہیے؟

باب - قانون ۴: خاندان کی حرمت — زنا نہ کریں

تورات تسلیم کرتی ہے کہ شوہر اور بیوی کے درمیان اچھا جنسی تعلق ان کی شادی اور محبت کو مضبوط بناتا ہے۔ یہ بات قبول کی جاتی ہے کہ شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے سے محبت کرنی چاہیے اور ان کی محبت پر جوش ہونی چاہیے۔ شادی میں جنسی تعلق کا مقصد نسل انسانی کو آگے بڑھانا اور میاں بیوی کے درمیان قریبی اور مستقل رشتہ قائم کرنا ہے اور یہ شادی کی بنیاد ہے۔ یہ ایک بنیادی انسانی ضرورت ہے کہ وہ ایک مستقل ساتھی کے ساتھ جسمانی قربت کے ذریعے محبت کا تجربہ کرے، میاں بیوی کے درمیان ایک محفوظ طویل مدتی رشتے میں۔ تورات کسی شادی شدہ شخص کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے، ہم جنس پرستی، زنا یا حیوانوں کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے منع کرتی ہے کیونکہ یہ گناہ ہیں۔

خدا نے نوح اور اس کے بیٹوں کو برکت دی۔ اس نے ان سے کہا، 'تم پہلو پہلو اور کثرت سے بڑھو اور زمین کو آباد کرو' (پیدائش ۹:۱)۔

شادی کیا ہے؟

تورات ہمیں سکھاتی ہے کہ شادی محض دو مکمل طور پر آزاد افراد کے درمیان اتحاد نہیں ہے۔ شادی ایک ہی واحد کے دو حصوں کے درمیان دوبارہ ملاقات ہے۔ ایک جوڑا ایک ہی روح کا حصہ بانٹتا ہے، جو پیدائش پر، خود کو دو نامکمل حصوں میں تقسیم کر لیتی ہے۔ شادی پر، وہ دوبارہ متحد ہو جاتے ہیں اور ایک بار پھر مکمل ہو جاتے ہیں۔ یہاں ہم صرف جسمانی، جذباتی یا ذہنی سطح پر اتحاد کی بات نہیں کر رہے۔ یہاں ہم خود کے سب سے گہرے، سب سے بنیادی سطح پر اتحاد کی بات کر رہے ہیں۔ ایسی روحیں ہیں جو شادی کے لیے موزوں ہیں اور ایسی روحیں ہیں جو نہیں ہیں۔ مخلوط شادیوں کے علاوہ، بائبل ناجائز 'شادیوں' کی ایک فہرست پیش کرتی ہے، مثال کے طور پر حیاتیاتی بھائی اور بہن کے درمیان 'شادی' یا ایک مرد اور عورت کے درمیان جو کسی دوسرے مرد سے شادی شدہ ہے، دوسرے لفظوں میں، زنا یا بدکاری۔ بائبل یہاں صرف پابندیوں کی بات نہیں کر رہی، بلکہ حقائق کی بات کر رہی ہے۔ مذکورہ مثالوں میں، کبھی بھی کوئی روحانی شادی نہیں ہو سکتی، چاہے ایسے افراد کے لیے رہنا اور اولاد پیدا کرنا جسمانی طور پر ممکن ہو۔

مخلوط شادیوں میں کیا خرابی ہے؟

آج ہم ایک کثیر الثقافتی اور کثیر المذہبی معاشرے میں رہتے ہیں۔ ہم تمام عقائد کے لوگوں کے ساتھ آزادانہ طور پر ملتے جلتے ہیں، اور ان کا احترام کرتے ہیں۔ آج بہت سے یہودی مکمل طور پر سمائی شدہ اور سیکولر معاشرے اور ماحول میں پُر سکون پرورش پاتے ہیں۔ اگر کوئی یہودی مرد کوئی غیر یہودی عورت پاتا ہے (یا اس کے برعکس)، جس کے ساتھ وہ خود کو مکمل طور پر ہم آہنگ محسوس کرتا ہے اور اس سے شادی کا فیصلہ کرتا ہے تو یہ اتنا سناٹا

کیوں ہے؟ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ حقیقی طور پر پیاری شخصیت اور اچھے کردار کی مالک ہے — اکثر کسی بھی یہودی عورت سے کہیں زیادہ اچھی۔ وہ اس کے یہودی پس منظر اور ثقافت سے مانوس ہے اور وہ دونوں ایک جیسی اقدارات، مشاغل اور سرگرمیوں کا حصہ ہیں۔ ایک کامل جوڑا، پھر بھی جنت میں نہیں بنا۔ کیوں نہیں؟

شادی سے باہر جانے کا فیصلہ شاید سب سے زیادہ واضح لمحہ ہے، جب ایک شخص کو یہ سوچنا چاہیے کہ تورات یا بائبل درحقیقت کیا کہتی ہے۔ یہودی اور غیر یہودی میں فرق ہے، اس میں کہ ہر ایک کا خدا کی طرف سے ایک مختلف مشن ہے۔

اور اب، شادی کے وقت، جو خدا کی روایت میں ایک الہامی ادارہ ہے، ایک شخص وہ تبدیل کرنا چاہتا ہے جو خالق نے تورات، بائبل میں مقرر کیا تھا۔ ہمیں الہامی قانون کو قبول کرنے کی ضرورت ہے، جو ہم میں سے ہر ایک کو ایک منفرد کام سونپتا ہے، غیر یہودی اور یہودی دونوں کو، اس دنیا کو ایک رہائش گاہ بنانے میں جہاں خدا کی روشنی چمکتی ہے، جیسا کہ اس میں بیان کیا گیا ہے "اور خدا دنیا کی تمام قوموں پر بادشاہ ہو گا"۔ ایک کام دوسرے سے بہتر نہیں ہے اور دونوں اہم اور ضروری ہیں اور ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔

اوپر کی بنیاد پر، ہمارے پاس ہمارے یہودی دوست کے لیے ایک بہت ہی سادہ وضاحت ہے کہ ہم اسے یا اسے ممکنہ شادی کے ساتھی کے طور پر کیوں نہیں سوچ سکتے۔ یہ محض بائبل کے شادی کے تصور کی وجہ سے ہے، ہمیں ہر ایک کی منفرد خوبیوں اور شخصیتوں کا احترام کرنا چاہیے، تاہم شوہر اور بیوی کے طور پر نہیں۔

کیا غیر یہودی کے لیے تبدیلی مذہب ایک آپشن ہے؟

یہودیت میں تبدیلی مذہب ایک سنجیدہ معاملہ ہے۔ اپنے آپ سے یہ سوال پوچھیں: کیا تبدیلی مذہب یہودی بننے کی حقیقی خواہش سے کی جا رہی ہے، کسی بھی آنے والی شراکت سے آزاد، یا یہ ایک رسمی تبدیلی مذہب ہے، جو کسی والدین یا دیگر رشتہ دار کو خوش کرنے کے لیے کی جا رہی ہے؟ ایک سنجیدہ تبدیلی مذہب میں سالوں کا وقت لگ سکتا ہے اور اس میں طرز زندگی اور برتاؤ میں سنجیدہ تبدیلیاں شامل ہیں۔

ایک "ظاہری" یا "مصنوعی" تبدیلی مذہب سے گزرنا، ظاہر ہے، ایک سنجیدہ مزاج شخص کے لیے قابل قبول حل نہیں ہے، اور ایک ایماندار شخص کے لیے اس سے بھی زیادہ ناگوار ہے۔ ایک حقیقی تبدیلی مذہب ایسی ہونی چاہیے جو ایک غیر یہودی کو یہودی میں تبدیل کر دے، ایک نئی یہودی روح کے ساتھ، جیسے یہودی والدین کا نیا پیدا ہوا بچہ۔ ایسی تبدیلی مذہب جو ہلاخہ، یہودی قانون کے مطابق سختی سے کی جاتی ہے؛ اس سے کم کچھ بھی صرف ایک دھوکہ اور مذاق ہے۔

ہلاخہ، یہودی قانون، اس پر بہت واضح ہے کہ متمنی تبدیلی مذہب کو ایماندار اور پورے دل سے تمام احکامات کو بلا استثناء قبول کرنا چاہیے۔ ایک حکم کے علاوہ تمام کو قبول کرنا خود بخود تبدیلی مذہب کو غلط قرار دے دیتا ہے اور غیر یہودی پہلے کی طرح غیر یہودی ہی رہتا ہے۔ البتہ، ایک ربی یا ربی عدالت کو یہ کہہ کر گمراہ کرنا ممکن

ہے کہ وہ تمام احکامات کو قبول کرنے کے لیے تیار ہے بغیر حقیقی ارادے کے، لیکن خالق کو گمراہ نہیں کیا جا سکتا، جو یہودیت میں تبدیل ہونے والے کو روح عطا کرتا ہے۔

یہ مشہور مقبول دلیل ہے کہ متمنی تبدیلی مذہب سے احکامات کی پابندی کے حوالے سے زیادہ مطالبہ کرنا ناانصافی ہے، اس سے زیادہ جو بہت سے پیدائشی یہودی عملی طور پر کرتے ہیں۔ یہ دلیل ناقابل قبول ہے کیونکہ ہلاخہ کی مکمل وابستگی یہودی قانون کی ایک شرط اور قید ہے جس کا متمنی تبدیلی مذہب کو بلا شک و شبہ عہد کرنا چاہیے۔

میں تبدیلی مذہب کر سکتا establishment ایک انتباہ: آج یہودی برادری کے اندر کوئی آرتھوڈوکس یا پروگریسو ہے۔ شروع سے ہی یہ واضح ہونا چاہیے کہ آرتھوڈوکس تبدیلی مذہب تمام یہودی حلقوں میں قبول کی جاتی ہے، جبکہ میں تبدیلی مذہب کرنا خود میں establishment آرتھوڈوکس پروگریسو تبدیلی مذہب کو قبول نہیں کرتے۔ پروگریسو خطرناک ہے؛ کیونکہ پھر کسی کی یہودی شناخت عالمی سطح پر تسلیم شدہ نہیں ہوتی۔

نوحی قوانین ایک راستہ ہیں جس سے تمام غیر یہودی لوگ اپنے الہامی مشن کو پورا کر سکتے ہیں اور آنے والی دنیا میں اجر حاصل کر سکتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے کوئی بچہ اسرائیل جو ۶۱۳ احکامات پر عمل کرتا ہے، ہم سب خدا کی طرف سے اس کی تصویر میں بنائے گئے ہیں، ہم سب ایک جیسے نہیں دکھتے یا سوچتے... ہر انسان جو تورات کے قوانین پر عمل کرے گا آنے والی دنیا میں اس کا حصہ ہوگا۔

کچھ غور طلب نکات

شادی کیا ہے؟ ہم جنس پرستی کیوں ممنوع ہے؟

یہودیوں اور غیر یہودیوں کے درمیان شادی کیوں کوئی آپشن نہیں ہے؟

شادی کے مقصد کے لیے تبدیلی مذہب کیوں کوئی آپشن نہیں ہے؟

شادی میں جنسی تعلق کا مقصد؟

— باب - قانون ۵: دوسروں کے حقوق اور جائیداد کا احترام

چوری نہ کریں

ایمانداری کو حکمرانی کا اصول کہا جاتا ہے۔ یہ سکھاتا ہے کہ خدا ہر شخص کو جائیداد عطا کرتا ہے۔ اس شخص کے پاس اس جائیداد پر کنٹرول ہوتا ہے جو اس کے پاس خدا کی طرف سے ہے۔ کسی دوسرے کی جائیداد چوری کرنا اس اصول کی خرابی ہے۔ اسی لیے اسے ایمانداری کا اصول بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اصول آپ کو سکھاتا ہے کہ آپ کو کبھی بھی کسی دوسرے سے کچھ نہیں چوری کرنا چاہیے۔ آپ کو کبھی بھی کسی دوسرے شخص کو دھوکہ نہیں دینا چاہیے، یا کچھ بھی بے ایمانی سے نہیں لینا چاہیے۔

سب کچھ خدا کا ہے

حسیدیم ایک خاص شخص کی کہانی سنانا پسند کرتے ہیں جو اپنے مالی واجبات کے ساتھ غیر سنجیدہ تھا۔ یہ اس حد تک پہنچ گیا کہ اس کے قرض دہندگان نے محسوس کیا کہ ان کے پاس کوئی چارہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ اپنے ربی کو صورت حال سے آگاہ کریں۔ حسیدی ربی نے اس شخص کو بلایا اور اس سے پوچھا: "کیا یہ سچ ہے جو وہ مجھے بتاتے ہیں — کہ تم پیسے ادھار لیتے ہو اور واپس نہیں کرتے، کہ تم قرض پر خریداری کرتے ہو اور پھر "ادائیگی سے بچتے ہو؟

لیکن ربی! "حسیدی نے حیرت سے کہا۔ "کیا آپ نے ہمیں یہ نہیں سکھایا کہ دنیا کچھ نہیں ہے، مادی فکریں کچھ نہیں!" "ہیں، اور پیسہ کچھ نہیں ہے؟ پھر وہ چند روپے کے بارے میں اتنا شور کیوں مچا رہے ہیں؟ یہ سب کچھ نہیں ہے اس صورت میں،" ربی نے کہا، "اگر ہم یہ 'کچھ نہیں' لے لیں" اور یہاں ربی نے اس روحانی شخص کے جسم کی طرف اشارہ کیا — "اور اسے اس 'کچھ نہیں' (میز) پر پھیلا دیں، اور اس 'کچھ نہیں' (اس کی پیٹی) سے پہلے 'کچھ نہیں' کو بارہ کورے لگائیں؟

اس مزاحیہ کہانی کے پیچھے ایک سنجیدہ سوال چھپا ہے۔ اگر، جیسا کہ زبور نویس اعلان کرتا ہے، "دنیا، اور جو کچھ اس میں ہے، خدا کی ہے"، تو کیا، درحقیقت، ایسی چیز ہے جیسے "چوری"؟ کیا کوئی چیز جو، سچ میں، تمہاری نہیں ہے، تم سے چرائی جا سکتی ہے؟

البتہ، خدا نے کہا "تم چوری نہ کرو۔" یہ کھیل کے قواعد ہیں۔ لیکن شاید یہی ہے — ایک کھیل۔ خدا کہہ رہا ہے: "اؤ ہم یہ دکھاوا کریں کہ یہ گھر ٹام کا ہے۔ اور اؤ ہم یہ دکھاوا کریں کہ یہ کار ہیری کی ہے۔ اب، ہیری، تم 'ٹام کے گھر' کو نہیں جلا سکتے۔ اور ٹام، تمہیں اجازت نہیں ہے 'ہیری کی کار' کو اس کی اجازت کے بغیر استعمال کرنے کی۔" کیا یہی اس کا مطلب ہے؟

تورات کے دس احکامات کے مطابق تیسرا حکم، "تم خدا کے نام کو بے مقصد استعمال نہ کرو"، اور آٹھواں حکم، "تم چوری نہ کرو"، ایک ہی ہیں۔ درحقیقت، تورات (احبار ۵:۲۰ میں) مالی دھوکہ دہی کو "خدا کے ساتھ دغا" کہتی ہے۔ کیونکہ "عظیم تلمودی ربی عقیوا وضاحت کرتے ہیں، "اپنے ساتھی کو دھوکہ دیتے ہوئے، وہ ان کے معاملات میں" تیسرے فریق کو دھوکہ دے رہا ہے۔" ظاہری طور پر، یہ ہمارے "کھیل کے قواعد" کے تھیسز کے مطابق سمجھا جا سکتا ہے۔ چوری میں مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کسی خاص شخص کی "ملکیت" کی خلاف ورزی ہوئی ہے (کیونکہ ہر چیز خدا کی ہے)، بلکہ یہ ہے کہ الہامی حکم "تم چوری نہ کرو" کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

لیکن اگر ایسا ہوتا، لوباویچر ربی پوچھتے ہیں، تو ربی عقیوا خدا کو "ان کے معاملات میں تیسرا فریق" کیوں بتاتے ہیں؟ کیا وہ واحد فریق نہیں ہے؟ کیا ہم یہ نہیں کہہ رہے کہ خدا کی کار چرائی گئی ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ اس نے اسے بیری کے نام پر رجسٹر کیا بنیادی طور پر غیر متعلق ہے؟

لیکن ربی عقیوا مستقل ہیں۔ آیت یاد رکھیں "دنیا، اور جو کچھ اس میں ہے، خدا کی ہے"؟ ربی عقیوا، تلمود میں اس آیت کا حوالہ دیتے ہوئے، اس کی تشریح کرتے ہیں: "اس نے حاصل کیا، اور وراثت میں دیا، اور اپنی دنیا پر حکومت کرتا ہے۔" اس کا کیا مطلب ہے؟ کیا یہ خدا کی دنیا نہیں ہے کیونکہ اس نے اسے بنایا؟ اور اگر اس نے "وراثت میں دیا"، تو ابھر یہ اس کی نہیں ربی

ربی عقیوا کیا کہہ رہے ہیں، ربی وضاحت کرتے ہیں، یہ ہے: ظاہر ہے، یہ اس کی ہے کیونکہ اس نے اسے بنایا۔ لیکن پھر اس نے چاہا کہ اسے ایک گھرے اور زیادہ معنی خیز طریقے سے اپنا بنائے — اسے انسان کو وراثت میں دے کر۔

ایک دنیا کا مالک ہونا کیونکہ تم نے اسے بنایا ہے بنیادی طور پر بے معنی ہے۔ انسانی شرائط میں، یہ ایک زندگی کا خواب دیکھنے اور اپنے ہی خیال سے تسکین حاصل کرنے کی کوشش جیسا ہے۔ ہمارے لیے کچھ حقیقی ہونے کے لیے، اس کا ہمارے علاوہ دوسروں میں وجود ہونا ضروری ہے۔ کسی چیز سے خوشی حاصل کرنے کے لیے، ہمیں اس کے وجود کو دوسروں کے ساتھ بانٹنا ہوگا۔

خدا اپنی دنیا سے خوشی حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اسی لیے اس نے اسے ہمیں دیا، اور ہمیں اسے اس کے ساتھ بانٹنے کو کہا۔

اسی لیے اس نے کہا: "ٹام، یہ تمہارا گھر ہے۔ میرا مطلب ہے — یہ واقعی اور سچے طور پر تمہارا ہے۔ اب میں چاہتا ہوں کہ تم اس کے ساتھ یہ کرو۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی باورچی خانے میں خیرات کا ڈبہ رکھو۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ ایک ایسی جگہ ہو جو ایک اخلاقی خاندانی زندگی کو پناہ دے، ایک ایسی جگہ جہاں ضرورت مندوں کی میزبانی کی جاتی ہو، ایک ایسی جگہ جہاں میری تورات، بائبل کا مطالعہ کیا جاتا ہو۔" البتہ، میں تمہیں اس گھر میں رکھ سکتا تھا اور تمہیں یہ سب کرنے کو کہہ سکتا تھا، تمہیں واقعی دیے بغیر۔ لیکن پھر تم یہ سب کام مشینی طور پر کرتے جیسے ایک روبوٹ۔ تمہیں گہرائی میں احساس ہوتا کہ یہ تمہارا گھر نہیں ہے، کہ جو کام تم کر رہے ہو وہ تمہاری کامیابی نہیں ہے۔ اور پھر یہ کبھی بھی واقعی میرا گھر نہیں بنتا۔ یہ صرف کچھ ہوتا جسے میں نے بنایا تھا۔

اسی لیے میں نے یہ تمہیں دیا۔ تم اسے اپنا محسوس کرتے ہو کیونکہ یہ واقعی تمہارا ہے۔ تم جو کچھ اس سے بناتے ہو اسے اپنی کامیابی کے طور پر تجربہ کرتے ہو، کیونکہ یہ واقعی ہے۔ اور جب تم، اس آزاد مرضی کے ساتھ جو میں نے تمہیں دی ہے، انتخاب کرتے ہو کہ مجھے میرے گھر میں مدعو کرو اور مجھے اس میں گھر جیسا محسوس کرو، تو یہ میرا بھی ہو جائے گا، اس طریقے سے جس میں میں چاہتا ہوں کہ یہ میرا ہو۔

اور براہ کرم، ہیری کی کار مت چرانا۔ کیونکہ تم دونوں کے درمیان ہونے والے ہر مالی لین دین میں میرا حصہ ہے۔" جب تم ہیری کو اس ملکیت سے محروم کرتے ہو جو میں نے اسے میری دنیا کے اس ٹکڑے پر دی ہے، تو تم مجھے "بھی محروم کر رہے ہو۔ تم میری دنیا پر میری ملکیت کو تقریباً بے معنی بنا رہے ہو۔"

پہلی تفسیر

تورات شروع ہوتی ہے اور راشی تورات کی پہلی کتاب کے پہلے باب کی پہلی آیت کے بارے میں ایک سوال پوچھتا ہے، "شروع میں خدا نے آسمان اور زمین بنائے۔" راشی کا سوال ہے، تورات احکامات کے بجائے تخلیق کی وضاحت سے کیوں شروع ہوتی ہے؟ چونکہ تورات بنیادی طور پر احکامات کی کتاب ہے اور ایک رہنما ہے کہ ہمیں اپنی روزمرہ میں کیسے برتاؤ کرنا چاہیے، تورات کو فوراً ہمیں ہمارے رویے کی ہدایت کرنی چاہیے۔ اور پھر بھی یہ تخلیق کی ایک طویل وضاحت اور تخلیق سے تورات کے دینے تک کی تاریخ سے شروع ہوتی ہے۔ راشی جواب دیتا ہے کہ یہ اس لیے کیا گیا کیونکہ ایک وقت آئے گا جب قومیں یہودیوں پر چور اور سامراجی ہونے کا الزام لگائیں گی۔ وہ کہیں گی، "تم نے زمین قوموں سے چرائی ہے!" اس لیے، تورات تخلیق کی کہانی سے شروع ہوتی ہے۔

ہم کہیں گے: "خدا نے آسمان اور زمین بنائے۔ زمین خدا کی ہے۔ اس نے مقدس زمین کچھ وقت کے لیے کنعانیوں کو دی، اور پھر اسے ان سے لے کر ہمیں دے دیا۔" تو ہمارا جواب ہے کہ ہم زمین "چوری" نہیں کر سکتے کیونکہ یہ خدا کی ہے، اور خدا اسے جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اسرائیل کی مقدس زمین اس کے لوگوں اسرائیل کے مکمل مالکانہ حقوق اور کنٹرول میں ہو تاکہ وہ اس میں رہیں اس کی تورات کے مطابق، بشمول غیر یہودی رہائشیوں اور زائرین کے ساتھ اس کے رویے کے ضابطے، مہربانی، انصاف اور عدل کے مطابق پیش آئیں۔

اسرائیل کی مقدس زمین

ربی اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ راشی، جو بنیادی طور پر تلمود کا اقتباس ہے، "ارض اسرائیل" نہیں کہتا۔ یہ نہیں کہتا کہ ہم پر "ارض اسرائیل" چرانے کا الزام لگایا جائے گا — یہ کہتا ہے کہ ہم پر قوموں کی زمین چرانے کا الزام لگایا جائے گا۔ "قوموں کی زمین" کیا ہے؟

دنیا قوموں کی ہے۔ یہودی لوگ دنیا کے نہیں ہیں، وہ آسمان کے ہیں۔ یہودی جسمانی دنیا سے اجنبی ہیں اس لیے وہ قوموں کی زمین پر ناجائز قبضہ کر رہے ہیں۔ کون سی زمین؟ کوئی بھی زمین۔ زمین دنیا کی قوموں کی ہے (اسی لیے انہیں دنیا کی قوموں کہا جاتا ہے)۔

اس لیے خدا تورات کا آغاز پہلے حکم سے نہیں کرتا، کیونکہ احکامات سب جسمانی دنیا سے متعلق ہیں اور یہودی جو آسمانی فطرت کے ہیں نہیں سمجھیں گے کہ وہ جسمانی دنیا میں کیسے تعلق رکھتے ہیں۔ خدا نے پہلے ہمیں یہ بتانا ضروری سمجھا کہ شروع میں اس نے آسمان اور زمین بنائے۔ آسمان خدا کے لیے زمین سے کوئی زیادہ جگہ نہیں ہے؛ آسمان بھی خدا کے بنائے ہوئے ہیں۔ اس لیے، خدا کا وہ حصہ جو روح ہے وہ آسمان میں نہیں بلکہ زمین سے تعلق رکھتا ہے۔

آسمان کے وجود کی وجہ یہ تھی کہ یہ زمین کی تخلیق کی طرف ایک قدم تھا۔ تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ خداوندیت کو ظاہر کیا جائے جو جسمانی دنیا میں فوری طور پر ظاہر نہیں ہوتی، اسے خدا کی طرف لایا جائے جو دوسری صورت میں غیر خداوندی ہے۔ یہ کیسے ہوگا؟ ایمانداری سے پیش آکر اور جسمانی، دنیاوی سرگرمی میں مشغول ہو کر، لیکن ایک خداوندی نقطہ نظر سے، یعنی تورات کے قوانین کے ذریعے۔

نجات کے دور میں کوئی جہالت، نفرت، حسد نہیں ہوگا۔ اس کے حاصل ہونے کی ایک مثال یہ ہے کہ یہودی لوگوں کے خلاف وہ نفرت جسے یہود دشمنی کہا جاتا ہے، صاف ہو جائے گی جب لوگ سیکھیں گے اور سمجھیں گے کہ دنیا کی تمام قومیں یہودی لوگوں کے ساتھ اس جسمانی دنیا میں خداوندیت اور روحانیت لانے میں شراکت دار ہیں۔

کچھ غور طلب نکات

چوری کیوں جائز نہیں ہے؟

...ارض اسرائیل خدا نے یہودی قوم کو دی تھی۔ اور بائبل، تورات پیدائش سے شروع ہوتی ہے

ہر چیز خدا کی طرف سے آتی ہے۔

تخلیق کا مقصد یہ ہے کہ ہم بلند کریں اور خدا کے لیے ایک رہائش گاہ بنائیں۔

دنیا بنیادی طور پر اچھی ہے ہمیں اس کی قدر کرنی چاہیے اور اس کی تعریف کرنی چاہیے۔

باب 6: قانون اور نظم کی تشکیل - انصاف کے قوانین اور

عدالتیں قائم کریں

کیونکہ خدا عادل ہے، اس لیے تمہیں بھی عادل ہونا چاہیے۔ انصاف ہے بنیاد تہذیب کی۔ جب انصاف ختم ہو جاتا ہے، تو تہذیب ٹوٹ جاتی ہے، جب مجرموں کو سزا نہیں ملتی، تو وہ طاقت حاصل کر لیتے ہیں اور قبضہ کر لیتے ہیں، اور اس لیے ہر شخص کو چاہیے اپنی طاقت بھر یہ دیکھے کہ مجرموں کو سزا ملے۔ یہ بات خاص طور پر سچ ہے ان مجرموں کے لیے جو خلاف ورزی کرتے ہیں تورات کے اصولوں کے ساتھ ساتھ ملک کے قوانین کی بھی۔ نیز کسی کو چاہیے فائدہ اٹھانا کسی جرم یا مجرمانہ حرکت سے۔

مثال کے طور پر پہلا یہودی، ابراہیم، نے ممتاز کیا اپنے آپ کو ان سے جن کے درمیان وہ رہتا تھا مطالبہ کرتے ہوئے، "کیا جج ساری زمین کا نہیں کرے گا انصاف؟" یہ خیال کہ وہاں ہے ایک جج اور وہاں ہے انصاف، جزا اور سزا، کہ یہ ہم پر ہے پورا کرنا خدا کی مرضی کو، یہ سب، مائیمونیدس کہتا ہے، ہے بنیاد تورات کی اور اس کے احکامات کی۔ اور اسی طرح ہے خدا کی ہر جگہ موجودگی۔ دریافت کرنا ان دو تصورات کو اور حل ہماری روایت کا ہم دریافت کر رہے ہیں عین مرکز یہودیت کا۔

کیا دنیا ضروری ہے؟

قدیم یونانیوں کا خیال تھا — اور یہ نقطہ نظر قائم رہا ہے فلسفہ میں آج تک: دنیا یہاں ہے کیونکہ اسے یہاں ہونا ضروری ہے۔

یہودی، تاہم، متفق نہیں ہیں۔ "تو بے آغاز اور تو بے انتہا اور کون بتا سکتا ہے تجھے کیا کرنا ہے؟" تخلیق ہے ایک جان بوجھ کر عمل۔ یہ ہوتا ہے صرف، کیونکہ اس نے چنا یہ ہونا چاہیے۔ یہاں تک کہ بعد ایک دنیا کا وجود، یہ رہتی ہے "غیر ضروری"۔

مختصر میں، تورات عطا کرتی ہے خدا کو آزادانہ انتخاب۔

یہ خیال ہے مشکل عقلی ذہن کے لیے، کیونکہ یہ ہے ناممکن بنانا ایک ماڈل اس کے لیے۔ حقیقی ہے ترتیبی اور خود بخودیت ہے مکمل طور پر باہر حد ریاضی کی۔ یہاں تک کہ آج کے انتشار کے نظریات ہیں مبنی طریقہ کار کے ماڈلز پر۔ ہم نہیں بنا سکتے ایک نظام جو چنے گا بے ترتیبی سے بغیر وضاحت کے کیوں اس نے چنا — ایک نظام اثر کا کی، ہم تصور کرتے ہیں کہ چونکہ وہاں ہے کوئی ریاضیاتی ماڈل کسی چیز کے 直觉 بغیر وجہ کے۔ عام انسانی لیے، خداے کو اجازت نہیں ہے ایسا کرنے کی۔

آئیے واپس چلیں اس خیال کی طرف کہ کائنات داخل ہوتی ہے وجود محض خدا کے چاہنے سے۔ آئیے دریافت کریں ایک سادہ سوال: کیا خداے کو بنانا ہے ایک دنیا؟ دوسرے الفاظ میں، کیا یہ مفروضہ کہ وہاں ہے ایک لامحدود ضروری وجود، جو لاتا ہے تمام موجودات کو وجود میں، طے کرتا ہے، کہ اس لیے ایک دنیا کا آنا وجود میں... ضروری ہے؟ یا، جیسا کہ ایک فلسفی کہے گا

آج کا تصور سائنس کا، تاہم، لے آیا ہے ہمیں سوچنے پر بڑے پیمانے پر، ہمارے خیال پر کہ وہاں ہیں چیزیں جو فٹ نہیں بیٹھتیں — اور فٹ بیٹھنے کی ضرورت نہیں — ہمارے صاف چھوٹے ماڈلز میں (جیسے بنیادی حقیقت)۔ یہ ہمارے خیال پر جس نے اجازت دی ہمیں لانے کی نسبتیت اور کوانٹم میکینکس کی۔ یہ بناتا ہے آسان ہمارے لیے تصور کرنا اس خیال انتخاب کا، جو ہے بہت بنیادی یہودی سوچ کے لیے۔

ہونا اور نہ ہونا

خدا کی ہر جگہ موجودگی، پھر، اجازت دیتی ہے اسے منتخب کرنے کو بنانے کے لیے ایک دنیا یا نہ بنانے کے لیے ایک دنیا۔ جیسا کہ لوباویچر ربی تشریح کرتا ہے الفاظ مائیمونیدس کے، خدا کے پاس ہے دونوں طاقت ہونے کی اور نہ ہونے کی۔ وہ منتخب کرتا ہے ہونا، اس لیے ایک دنیا موجود ہے۔ ایک ہی وقت میں وہ منتخب کرتا ہے نہ ہونا — جیسا کہ ہم وضاحت کریں گے۔ آئیے دیکھیں ایک چھوٹی سی مثال جو خدمت کرے گی کچھ حد تک ایک ہینڈل کے طور پر پکڑنے کے لیے ایک بہت تجریدی خیال۔

تمام مثالیں جن کی ہمیں ضرورت ہے فراہم کی گئی ہیں انسانی نفسیات کے اندر، "کیونکہ خدا کی تصویر میں، اس نے بنایا انسان کو۔" متوازن انسانی بالغ ہے قریب ترین نمونہ کائناتی عمل کا جو ہم حاصل کر سکتے ہیں۔

ایک خاص خوبی ایک بالغ انسانی کی ہے صلاحیت روکے رکھنے کی۔ ایک بچہ محسوس کرتا ہے مجبور بولنے کے لیے اور کرنے کے لیے جو کچھ بھی ابھرتا ہے اس کے ذہن میں۔ ایک فسیح مظاہرہ کے لیے، ایک بچے سے پوچھیں مدد کرنے کو دوسرے بچے کے گھر کے کام میں — یہ ہے تقریباً ناممکن ان کے لیے مدد کرنا بغیر دے دیے جوابوں کے۔ سچ، بہت سے بالغ ہیں جن کے پاس وہی مسئلہ، لیکن ایک پختہ ذہن ہے قابل فراہم کرنے کے لیے صرف وہی جو ضروری ہے اور پھر کھڑے رہیں جبکہ طالب علم دریافت کرتا ہے اور پاتا ہے سب اپنے آپ۔ بعض اوقات طالب علم ناکام ہو سکتا ہے، یا جائے بے نتیجہ سمتوں پر۔ ایک سچا بالغ ہے قابل بیٹھنے اور دیکھنے، شاید یہاں تک کہ مدد کرے طالب علم کو دریافت کرنے غلط اختیارات، اور فراہم کرے صرف وہی جو ضروری ہے یقینی بنانے کے لیے حتمی کامیاب حل۔

خاموشی کے ذریعے، بالغ بات کرتا ہے زیادہ کھلے ہدایت کے ذریعے۔ ہدایت فراہم کرتی ہے معلومات۔ غیر ملفوظ رہنمائی فراہم کرتی ہے طالب علم کو اس کا اپنا ذہن۔ ایک محتاط توازن دونوں کا ہے نشان ایک عمدہ استاد کا۔

عمل تخلیق، اور وہ تمام چیزیں جو فوری طور پر ہوتی ہیں "کیونکہ وہ ایسا چاہتا ہے" ہیں کچھ حد تک مشابہ کھلی ہدایت کو۔ وہ چاہتا ہے، وہ کہتا ہے، اور یہ ہے۔ یہ سب پھیلا ہوا ہے اس کی "طاقت ہونے" سے۔

لیکن وہاں بھی ہیں چیزیں جو وہ چاہتا ہے، پھر بھی روکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں وہ ہمیں ان کے بارے میں نہیں بتاتا۔ بعض معاملات میں وہ شاید، بعض میں نہیں — کم از کم، کھلے طور پر نہیں۔ لیکن وہ، بات کرنے کے لیے روکتا ہے اس کے الفاظ کو ان کی تکمیل سے، اجازت دیتا ہے ہمیں حاصل کرنے کے لیے وہ نتیجہ۔ وہ ہمیں جاننے دیتا ہے کہ ہمیں چاہیے دیکھ بھال ایک دوسرے کی، لیکن اجازت دیتا ہے ہمیں کرنے کے لیے اس کے برعکس اور تجربہ کرنے کے لیے نتائج۔ وہ ہمیں جاننے دیتا ہے وہ چاہتا ہے ایک دنیا جہاں صدقہ نیچے ہم آہنگی میں ہو صدقہ اوپر سے کے ساتھ — لیکن چھوڑ دیتا ہے تکمیل اس کی خواہش کی ہمارے اوپر۔ بہت سے معاملات میں، وہ چھوڑ دیتا ہے یہ ہمارے اوپر طے کرنے کے لیے کیا ہے وہ چاہتا ہے

ہدایت دیتے ہوئے ہمیں صرف کہ ہمیں ضرور ہے بھروسہ کرنا ان پر جو قبول شدہ علما ہیں اس کی تورات کے۔

تورات میں، خدا دیتا ہے ہمیں ایک ذائقہ اس کی "طاقت نہ ہونے" کی — اور فراہم کرتا ہے ہمیں کچھ اپنے آپ کا جو، اس کا عمل تخلیق نہیں کرتا، زیادہ درست، تورات پر مشتمل ہے ایک توازن دونوں طاقتوں کا ہونے اور نہ ہونے کا ظاہر کرنا اور روکنا، ہدایت دینا اور اجازت دینا ناکامی — اور یہ ہے اس توازن کے ذریعے کہ ہم قابل ہیں چھونے کے لیے ذات جہاں سے تمام متضاد پھیلتے ہیں، نیز اپنی بنیادی ذات۔ ایک بار پھر، ہمیشہ دہرایا جانے والا لقب تورات "کا،" خدائے ظاہر ہے وہی خدا جیسے خدائے چھپانے کا۔" اور اس لیے، "کچھ بھی نہیں ہے اس کے سوا۔

یہ بھی ہے معنی بیان کا، "تورات مقدم تھی دنیا پر": یہاں تک کہ بعد تخلیق ایک دنیا کے خاکہ تورات کے مطابق الہامی مرضی موجود تورات میں رہتی ہے اس سے پرے۔ ہمارا مشن ہے نالی کرنا وہ اعلیٰ سطح ہماری حقیقت میں۔ ہم یہ کرتے ہیں ورزش کر کے اپنے آزادانہ انتخاب، جو ہے، درحقیقت، ایک عکس اس کا، خدائے آزادانہ انتخاب جو ہم نے ابھی بیان کیا۔

کچھ غور طلب نکات

ہمیں کیوں ضرورت ہے قوانین کی؟ وہ انسان ساختہ ہیں؟

...تورات، بائبل ہے پہلی کتاب قانون کی جو ہے منصفانہ اور لازوال

تورات ہے الہامی اور ہے خاکہ تخلیق کا۔

کیا ہے تصور آزادانہ انتخاب کا؟

تورات کا انصاف ہے متعلق مکمل سچائی سے۔

وہ گواہ جس نے دیکھا ایک جرم وہ نہیں ہو سکتا ایک جج۔

باب - قانون ۷: تمام مخلوقات کا احترام — جانوروں کے ساتھ

ظلم نہ کریں

احسان کا اصول، ضرور ہے بڑھایا جانا ہر انسان اور ہر جاندار تک۔ مثال کے طور پر یہودی حکم کہ ضرور ہے ایک شخص کھائے اپنے جانوروں کو اس سے پہلے کہ وہ بیٹھے کھانے کے لیے ہے براہ راست متعلق اس اصول سے۔ جانز ہے گوشت کھانا، لیکن پہلے ضرور ہے جانور ذبح کیا جائے یا مارا جائے طریقے سے سب سے کم تکلیف دہ جانور کے لیے۔ جب تم دکھاؤ احسان خدا کی مخلوقات کے ساتھ، خدا دکھائے گا احسان تمہارے ساتھ۔

زندہ جانور کے عضو کا کھانا، ایک مثال اس قانون کی، زندہ لابسٹر کھانا ہے منع ہے متعلق ہے ظلم جانوروں کے ساتھ عالمگیر روحانی ضابطہ ہے جانا جاتا ہے بطور "سات نوحی قوانین"۔ وجہ اس نام کی ہے کیونکہ، اگرچہ چھ قوانین تھے حکم دیے گئے پہلے شخص کو، آدم کو، سات قوانین مکمل ہوئے نوح کے ساتھ، جن کو دیا گیا ساتواں حکم۔ صرف بعد سیلاب کے، اجازت دی گئی انسانیت کو ذبح کرنے کے لیے گوشت کھانے کے لیے، اور اس کے ساتھ آیا قانون منع کرتا ہے ایک شخص کو کھانے سے زندہ جانور کا عضو۔

اگر یہودیت ضرورت کرتی ہے ہم سے ہونے کے لیے مہربان جانوروں کے ساتھ، کیا نہیں ہونا چاہیے ہم حکم دیے جائیں ہونے کے لیے سبزی خور؟ میرا ہے انتہائی احترام کسی کے لیے جو منتخب کرتا ہے نہ کھانا گوشت تشویش سے جانوروں کی بہبود کے لیے۔ اور وہاں ہیں کچھ جنہوں نے تجویز کیا ہے کہ یہ ہے موافق یہودیت کے مقاصد کے ساتھ، اگرچہ سب متفق ہیں کہ یہودیت اجازت دیتی ہے گوشت کھانا۔

تاہم وہاں ہے ایک دوسرا طریقہ دیکھنے کا، ایک زیادہ روحانی زاویہ، جو ظاہر کرتا ہے کہ گوشت کھانا نہیں ہے صرف ایک موافقت انسانی خواہش کے ساتھ، بلکہ ہے ایک مقدس مقصد۔

تلمود سکھاتا ہے، وجہ آدم اور حوا کے بنائے جانے کے بعد تمام دوسری مخلوقات کے تھی سکھانے کے لیے انہیں ایک دوہرا سبق: انسان ہو سکتے ہیں یا تو چوٹی تخلیق کی، یا اس کی کم ترین زندگی کی شکل۔ اگر وہ عمل کرتے ہیں، مناسب طریقے سے، تو سب کچھ بنایا گیا تھا صرف خدمت کرنے کے لیے انہیں؛ لیکن اگر وہ گرا دیتے ہیں خود کو "تو انہیں چاہیے یاد رکھیں کہ "یہاں تک کہ ایک پسو مقدم تھا تم پر۔

آزادانہ انتخاب

انسان ہے واحد مخلوق آزادانہ انتخاب کے ساتھ اس کا مطلب ہے ہم یا تو کام کر سکتے ہیں خود پر اور بن سکتے ہیں بہتر اپنی فطرت سے، یا غلط استعمال کر سکتے ہیں اپنے تحائف اور بن سکتے ہیں بدتر۔ صرف ایک انسان ہو سکتا ہے؛ اور صرف ایک انسان ہو سکتا instincts ہے فیاض، مہربان، بے غرض اور عمل کر سکتا ہے اعلیٰ تر اپنے

بے ظالم، تباہ کن اور قاتل۔ (اگرچہ بعض اوقات جانور کرتے ہیں جو لگتے ہیں اعمال مہربانی یا تباہی کے، وہ ہیں) ہمیشہ صرف پیروی کرتے ہوئے ان کی بقا کے لیے — وہاں بے کوئی بے غرضی یا بد نیتی ان کے میں۔

جب ہم استعمال کرتے ہیں ہماری آزادی عمل کرنے کے لیے ایک مہربان، مقدس اور بے غرض طریقے سے، ہم ہیں اعلیٰ ترین زندگی کی شکل، اور باقی تخلیق ہے وہاں ہمارے لیے۔ پھر، کھا کر دوسری مخلوقات ہم ہیں درحقیقت بلند کرتے ہیں انہیں جگہوں پر جہاں وہ نہیں جا سکتے تھے خود سے۔

مثال کے طور پر، اگر میں کھاتا ہوں ایک ٹماٹر، اور پھر صرف کرتا ہوں توانائی جو وہ ٹماٹر نے مجھے دی ایک میں، اس طرح بناتا ہے دنیا کو ایک بہتر جگہ action عمل مہربانی کرنے میں، ٹماٹر بن گیا ہے ایک شریک میرے کچھ ایک ٹماٹر نہیں کر سکتا خود سے۔ —

دوسری طرف، اگر میں استعمال کرتا ہوں میری توانائی صرف آگے بڑھانے کے لیے خود غرض مقاصد، یا ظلم کرنے یا نقصان پہنچانے کے لیے، تو کیا حق ہے میرے پاس کھانے کا ایک ٹماٹر؟ ٹماٹر نے کبھی نقصان نہیں پہنچایا کسی! کو، اور کھا کر اسے اور سبب بن کر نقصان میں ہوں بگاڑ رہا ایک معصوم ٹماٹر کو

یہ ہے وجہ یہودیت نہیں دیکھتی کھانا جانوروں کو ضروری طور پر ہونے کے لیے ظلم۔ درحقیقت، یہ ہو سکتا ہے ظالم نہ کھانا جانوروں کو، کیونکہ تم ہو چرائی انہیں ایک موقع ایک اعلیٰ مقصد کی خدمت کا (سوائے یہ ہے صحت کی وجوہات کے لیے)۔ تاہم اگر تم خود نہیں ہو جی رہے ایک زندگی مقصد کے ساتھ، تو یہ ہے اتنا ہی ظالم کھانا ایک ٹماٹر جتنا ایک مرغی! کیونکہ تم ہو بگاڑ رہے تمام ان زندگی کی شکلوں کو۔

ہمدردی نہیں سمجھ

تلمود بیان کرتا ہے: ربی یہودا ہناسی تھا ایک کامل صالح شخص تاہم وہ جھپٹتا تھا بہت درد۔ کیسے شروع ہوا؟ ایک عمل کے ذریعے اس کا۔ وہ چل رہا تھا بازار سے جب ایک بچہڑا جسے لے جایا جا رہا تھا ذبح کے لیے بھاگا اس کی کے نیچے۔ اس نے کہا بچہڑے کو، "جا۔ اس کے لیے تم بنائے گئے تھے۔" وہ تھا جب cloak طرف اور چھپا اس کے اس کا درد شروع ہوا۔

اور یہ ختم ہوا ایک دوسرے عمل کے ذریعے۔ اس کی نوکرانی جھاڑ رہی تھی فرش اور پائی ایک نیولا کے بچوں کو بسے ہوئے تختوں کے نیچے۔ وہ شروع ہوئی جھاڑنے انہیں، جب اس نے روکا اسے۔ "لکھا ہے،" اس نے کہا، "کہ اس کی ہمدردی ہے پر تمام اس کی تخلیقات پر۔" وہ تھا جب اس کا درد ختم ہوا۔

ہم مراد ہیں نہ سمجھنے کے لیے، کیونکہ نہ سمجھنا ہے وہ جو اجازت دیتا ہے ہمیں ہمدردی رکھنے کے لیے۔

ربی اسرائیل بعل شیم طوف (1698-1760)، ان سالوں میں جب وہ تھا ایک پوشیدہ صوفی، بناتا تھا اپنی روزی ذبح کر کے مرغیاں اور گائیں یہودی برادریوں کے لیے تہوار سے پہلے۔ جب اس نے چھوڑا یہ پیشہ، ایک نیا قصائی لیا اس کی جگہ۔ ایک دن، ایک غیر یہودی مددگار ایک یہودی گاؤں والے کا لایا ایک مرغی نئے قصائی کے پاس۔

جیسے نیا آدمی شروع کیا تیز کرنا اپنا چاقو، غیر یہودی دیکھتا رہا اور شروع ہوا ہنسنا۔ "تم تر کرتے ہو اپنا چاقو پانی سے اس سے پہلے کہ تم تیز کرو اسے!" غیر یہودی چلایا، "اور پھر تم صرف شروع کرتے ہو کائنات؟"

اور کیسے ورنہ؟" قصائی نے پوچھا۔ "یسروئیلک - بعل شیم طوف روتا تھا یہاں تک کہ اس کے پاس ہوتے تھے آنسو" کافی تر کرنے کے لیے چاقو۔ پھر وہ روتا تھا جیسے وہ تیز کرتا تھا چاقو۔ صرف تب وہ کائنات تھا!" جواب دیا غیر یہودی نے۔

تورات حکم دیتی ہے ہمیں نہ سبب بننے کے لیے غیر ضروری درد کسی جاندار کے لیے۔ کوئی فرق نہیں بنایا جاتا کہ وہ جاندار ہے ایک گائے یا ایک چھپکلی یا ایک مکھی۔ ربی شولم دوور لوباویچ کا ایک بار ڈانٹا اس کے بیٹے کو، ربی ریاٹز، توڑنے کے لیے ایک پتی درخت کی، کہتے ہوئے، "کیا بناتا ہے تمہیں سوچنے کو کہ 'میں' پتی کا ہے کم تر 'تمہارے اپنے' میں' سے؟"

یہاں تک کہ جب سمجھا جاتا ہے ضروری لینا زندگی دوسرے کی، وہاں ہیں قواعد۔ ایک خالی ذہن شخص، علما نے سکھایا، کا کوئی حق نہیں کھانا گوشت۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کبھی نہ کھاؤ گوشت بھوک سے — پہلے تسلی کرو بھوک روٹی سے۔ ایک شخص جو کھاتا ہے گوشت صرف اس کی تالو اور اس کے پیٹ کے لیے گرا دیتا ہے دونوں خود کو اور جانور کو۔ تاہم اگر یہ ہے "ذہن کے ساتھ کھانا"۔ کھانا مقصد کے لیے استعمال کرنا اس جانور کی توانائیوں کو نیکی کرنے کے لیے؛ کھانا جو بلند کرتا ہے جانور کو ایک نئی دائرہ وجود میں؛ کھانا جو دیتا ہے کم از کم اتنا ہی جانور کو جتنا وہ دیتا ہے ہمیں - تب یہ بن جاتا ہے ایک طریقہ جڑنے کا خداوندی سے اور بلند کرنے کا ہماری کائنات کو۔

جہاں تک فرشتوں اور ان کے حصے کا تعلق ہے، "ایک بار ہیکل تباہ ہوئی،" تلمود بتاتا ہے، "دسترخوان ہر آدمی کا کفارہ دیتا ہے اس کے لیے۔" تمہارا دسترخوان ہے ایک قربان گاہ۔ فرشتے مدعو ہیں۔ کھاؤ عاجزی کے ساتھ اور ہمدردی کے ساتھ اور ذہن کے ساتھ کرو اپنا حصہ الہامی چکر زندگی کا۔

کچھ غور طلب نکات

کیا ہے تعلق کھانا اور ایک شخص کی روحانی زندگی کے درمیان؟

مہربان ہونا اور کھانا اپنے جانوروں کو اس سے پہلے کہ تم کھاؤ... (یا اپنے بچوں کو...)

ہمدردی رکھنا دوسروں کے لیے اور دیکھ بھال کرنا اپنے ماحول کی

کیا ہے آزادانہ انتخاب؟

باب - آٹھ: صدقہ، دینے کے لیے حاصل کرنا

یہ اصول ہے ایک بنیادی خصوصیت انسانیت کی۔ کیونکہ انسان ہے، استعمال کرنے کے لیے بائبل کا فقرہ، "بنایا گیا الہامی تصویر میں"؛ اس طرح دینا صدقہ کا، جو لاتا ہے سہارا ایک ضرورت مند فرد کو، ہے ایک زندگی بچانے والا عمل — ایک جو مؤثر طریقے سے اجازت دیتا ہے ہمیں تقلید کرنے کے لیے خدا کی، "جو دیتا ہے زندگی تمام جاندار مخلوقات کو۔" اس لیے خدا نے فراہم کیا ہے ہمیں ایک موقع عظیم ترین زندگی کی کوششوں کے لیے — کہ "چلیں اس کے راستوں پر۔" عبرانی لفظ صدقہ، عام طور پر ترجمہ کیا جاتا ہے بطور "صدقہ"، لفظی مطلب ہے "انصاف" یا نیکی۔ "صدقہ" اشارہ کرتا ہے ایک فراخ دلی جذبے کا — دینا امیر کا غریب کو۔ "صدقہ"، دوسری طرف، ظاہر کرتا ہے کہ ایک پورا کر رہا ہے اس کا فرض کرنا وہ جو ہے انصاف اور صحیح۔ ایک دے رہا ہے نہیں اپنی طرف سے، بلکہ وہ جو دیا گیا ہے خدا کی طرف سے اس کو یا اس کے لیے، مقصد کے لیے دینے کا دوسروں کو جو انہیں درکار ہے۔

امیر اور غریب

ہماری دنیا میں، اس قدر واضح اور بعض اوقات بے رحمانہ طور پر تقسیم خوشحالی اور غربت سے، موجود ہیں دو عمومی نقطہ نظر دولت اور جائیداد پر:

یہ کہ یہ ہیں حق ملکیت ان کا جو کمائی یا وراثت میں پائی۔ اگر وہ منتخب کریں بانٹنا یہاں تک کہ ایک چھوٹا سا (۱) حصہ اپنی جائیداد کا دوسروں کے ساتھ، یہ ہے ایک عظیم عمل، قابل تعریف اور ستائش۔

یہ کہ غیر مساوی تقسیم زمین کے وسائل کی اس کے باشندوں میں ہے ایک ناانصافی۔ مالک ہونا اپنے حصے سے (۲) زیادہ ہے ایک ناانصافی، یہاں تک کہ ایک جرم۔ دینا ضرورت مندوں کو نہیں ہے ایک "اچھا عمل" بلکہ درستگی ہے ایک غلطی کی۔

یہودی عقیدہ مسترد کرتا ہے دونوں یہ نظریات۔ تورات قانون کے مطابق، دینا ضرورت مندوں کو ہے دونوں ایک حکم ایک حکم اور ایک اچھا عمل۔ اس کا مطلب ہے کہ، ایک طرف، یہ نہیں ہے ایک من مانی حرکت، بلکہ ایک — فرض اور ایک ذمہ داری۔ دوسری طرف، یہ ہے ایک اچھا عمل — ایک اعزاز اس کے لیے جو پہچانتا ہے اس کا فرض اور پورا کرتا ہے اس کی ذمہ داری۔ تورات یقین رکھتی ہے کہ مادی دولت نہیں ہے ایک جرم، بلکہ ایک برکت خدا کی طرف سے۔ ایک جس کو یوں برکت دی گئی ہو چاہیے سمجھے خود کو خدا کا "خزانچی" — ایک جس کو یہ اعزاز ملا ہے کہ اسے امین بنایا گیا خالق کی طرف سے کردار ادا کرنے کا بانٹنے کا وسائل اس کی تخلیق کے دوسروں کو۔

خدا دے سکتا تھا برابر حصے اپنی دنیا کے تمام اس کے باشندوں کو۔ لیکن پھر دنیا ہوتی کچھ نہیں زیادہ ایک نمائش گاہ خدا کی تخلیقی طاقتوں کی، پیش گوئی کے قابل جیسے ایک کمپیوٹر کھیل اور ساکن جیسے ایک عجائب گھر کی

نمائش۔ خدا چاہتا تھا ایک متحرک دنیا — ایک دنیا جس میں انسان، بھی ہے ایک خالق اور فراہم کرنے والا۔ ایک دنیا جس میں کنٹرول، ایک حد تک، حوالے کیے گئے ہیں ایسی بستیوں کو جن کے پاس ہے طاقت انتخاب کرنے کی پورا کرنے یا انکار کرنے کے لیے اپنے کردار پر۔

اس لیے یہودی قانون ضرورت کرتا ہے ہر فرد کو دینے کے لیے صدقہ، یہاں تک کہ ایک جو خود ہے سہارا صدقہ دوسروں کے۔ اگر مقصد صدقہ کا ہوتا صرف درستی غیر مساوی تقسیم دولت امیر اور غریب کے درمیان، یہ قانون نہیں بناتا معنی، صدقہ، تاہم، ہے

اس سے کہیں زیادہ: یہ ہے موقع دیا گیا ہر شخص کو بننے کے لیے "شراکت دار خدا کے ساتھ تخلیق میں۔" دینا صدقہ ہے، سب سے اوپر، ایک عاجز بنانے والا تجربہ۔ ہمارے سامنے کھڑا ہے ایک انسان کم خوش قسمت ہم سے۔ ہم جانتے ہیں کہ خدا دے سکتا تھا اسے آسانی سے سب کچھ جس کی اسے ضرورت ہے، اس کے بجائے بھیجنا اسے ہمارے پاس اس کی ضروریات کے لیے۔ یہاں ہے ایک شخص جو جھیل رہا ہے غربت تاکہ فراہم کرے ہمیں موقع ایک الہامی عمل کرنے کا

اسی طرح، اگر الہامی تقدیر رکھتی ہے ہمیں وصول کرنے والے سرے پر ایک صدقہ کے عمل کا، ہمیں ضرور نہیں ہونا چاہیے مایوس تجربے سے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ خدا دے سکتا تھا ہمیں آسانی سے سب کچھ جس کی ہمیں ضرورت ہے خود، اور ہماری ضرورت انسانی امداد کی ہے محض تاکہ عطا کرے دوسرے شخص کو قابلیت ایک الہامی عمل کرنے کی۔ ہمارا "فائدہ اٹھانے والا" دے رہا ہے ہمیں پیسے یا کچھ دوسرا وسیلہ؛ ہم دے رہے ہیں اسے کچھ کہیں زیادہ عظیم موقع بننے کا شراکت دار خدا کے ساتھ تخلیق میں۔

"ہمارے علما کے الفاظ میں: "امیر آدمی سے زیادہ جو کرتا ہے غریب کے لیے، غریب کرتا ہے امیر آدمی کے لیے۔"

کیسے دیں

دینا ہے آسان حصہ۔ وصول کرنا ہے حصہ جو ہے اتنا مشکل۔ کتنے لوگ جانتے ہو جنہوں نے مہارت حاصل کی ہے فن خوش اسلوبی سے وصول کرنے کا ایک تحفہ یا تعریف؟ کیوں، ہم میں سے بہت سے پاتے ہیں مشکل لانے کے لیے خود سے پوچھنے کے لیے رہنمائی! ہم سب چاہتے ہیں آزاد ہونا۔

وہاں ہے ایک وجہ، یہ کیوں ہے ایسا۔ انسان، ہمیں بتایا گیا ہے، بنایا گیا تھا تصویر میں اس کے خالق کی۔ دینا آتا ہے قدرتی طور پر ماخذ سب کے۔ لیکن کیسے ایک جو محتاج نہیں کسی چیز کے وصول کر سکتا ہے؟ صرف ایک عمل "خود کو سکینڈل کے، عظیم راز کے ایک الہامی مرضی کے جو اعلان کرتی ہے: "میں چاہتا ہوں اس طرح تم سے۔" اس جدید عقیدے کے برعکس کہ انسان ہے آزاد مالک اپنی قسمت کا اور بھی اپنی مالی کامیابی کا تورات فرض کرتی ہے کہ خدا کی برکت ہے فیصلہ کن دونوں محفوظ رکھنے کے لیے تمام اچھائی جو ہمارے پاس ہے، بشمول ہمارے تعلقات، اور بھی بڑھانے کے لیے ہماری حیثیت زندگی میں۔ جتنا زیادہ ہم ہم آہنگ کرتے ہیں الہامی مرضی کے ساتھ اتنا زیادہ ہم دیکھتے ہیں برکتیں۔

بنایا گیا الہامی تصویر میں، انسان ہے ایک قدرتی دینے والا۔ لیکن ضرورت ہے ایک اعلیٰ کوشش ہماری طرف سے حقیقی معنوں میں وصول کرنے کے لیے، کھوکھلا کرنے کے لیے خود کو ایک وصول کرنے والے برتن میں محبت کی عطا کے لیے۔

اس سے بھی زیادہ مشکل ہے کوشش ہونا ایک سچا وصول کرنے والا عین عمل دینے میں۔ پہنچانے کے لیے وصول کرنے والے کو ہمارے تحفے کے — جیسا خدا پہنچاتا ہے ہمیں — کتنی گہرائی سے ہم چاہتے ہیں دینا، اور کتنا شکرگزار ہیں ہونے کے لیے عطا کیا گیا موقع ایسا کرنے کا۔

وہاں تھا ایک حسیدی جو، جب بھی اس سے رجوع کیا جاتا تھا درخواست کے ساتھ ایک عطیہ کے لیے صدقہ کے ڈالتا تھا اس کا ہاتھ اس کی جیب میں اور نکالتا تھا چند سکے۔ پھر، ایک جلدی سے بڑبڑاہٹ کے ساتھ "صرف ایک منٹ..." وہ دوبارہ کھودتا تھا اس کی جیب میں اور آتا تھا ساتھ مزید چند سکے۔

کسی نے جو محسوس کیا اس کی عادت نے ایک بار اس سے پوچھا: "تم کیوں ہمیشہ دیتے ہو دو قسطوں میں؟ کیا تم "نہیں نکال سکتے مکمل رقم جو تم دینا چاہتے ہو ایک بار میں؟"

ہر عمل صدقہ کا ہے ایک فتح ہماری خود غرض فطرت پر، "جواب دیا حسیدی نے۔ "میں صرف مزاحمت نہیں کر..." سکتا موقع اسکو کرنے کے لیے دو فتوحات کی قیمت ایک کی

صدقہ ہے قابل برداشت

کچھ لوگ ڈرتے ہیں دینے سے صدقہ کیونکہ وہ فکر کرتے ہیں ان کے فنڈز ختم ہو سکتے ہیں۔ بے بنیاد، میں کہتا ہوں۔ جتنا زیادہ تم دیتے ہو، اتنا زیادہ تم پاتے ہو۔ دوسرے بحث کرتے ہیں کہ ہمیں ضرور ہے ہوشیار ہونا جب تقسیم کرتے ہوئے صدقہ، یقینی بنانے کے لیے کہ فنڈز صحیح طور پر مختص کیے جائیں۔ تاہم بعض اوقات یہ ہے ایک زندگی یا موت کی صورت حال۔ مثال کے طور پر ایک وجہ ہم نہیں بناتے برکت حکم صدقہ دینے پر، جیسا تمام دوسرے احکام پر، ہے کیونکہ اگر ہم روکیں یہاں تک کہ ایک منٹ کے لیے، بھکاری شاید چلا جائے۔

سب سے اہم، صدقہ مکمل ہوتا ہے نہ صرف تقسیم کرنے سے پیسے، بلکہ بہت سے دوسرے طریقوں سے — دینے سے مشورہ، تعلیم دینے سے ایک ساتھی انسان کو، ملاقات کرنے سے بیمار کی، مہمان رکھنے سے کھانے کے لیے واپس کرنے سے گم شدہ جائیداد۔ بعض اوقات یہاں تک کہ ایک سادہ مسکراہٹ ہو سکتی ہے ایک عظیم عمل دینے کا۔

وہاں ہے ایک کہانی ربی کے بارے میں، ربی شموئل لوباویچ کے (1834-1882) اور ان کی بیوی، ریٹزن ریوہ کے۔ ربی شموئل سفر کرتے تھے اکثر، بعض اوقات ان کی بیوی سفر کرتی تھی ان کے ساتھ، اور کئی مواقع پر ان کی بیوی گھر رہتی تھی۔ روانگی سے پہلے، ربی شموئل دیتے تھے ریٹزن ریوہ کو پیسے تمام ضروری زندگی کے اخراجات کے لیے، بشمول بڑی رقم تقسیم کرنے کے لیے صدقہ میں۔ ہونے کے باعث کہ ریٹزن ریوہ تھیں بہت

فیاض، صدقہ کا الاؤنس چھوڑا گیا ان کے شوہر کے ذریعے ختم ہو جاتا تھا جلدی، اور وہ گروی رکھ دیتی تھیں ان کی ذاتی سامان اور زیورات، کمانے کے لیے اضافی صدقہ کے فنڈز غریبوں کے لیے۔

،جب ربی، ربی شموئل آتے تھے گھر وہ فوراً پوچھتے تھے ان کی بیوی ربو کہ سے کہاں اس نے بیچیں ان کی سامان اور وہ خوشی سے چھڑا لیتے تھے ہر آخری چیز۔

ہم سب شاید نہ ہوں قابل تقلید کرنے کے لیے اس قسم کی فیاضی کی۔ لیکن یقیناً ہم برداشت کر سکتے ہیں ایک ڈالر ایک دن، یا ایک ڈبل روٹی، یا کم از کم ایک مسکراہٹ اور ایک لفظ حوصلہ افزائی کا، اپنے دوستوں کو، اپنے پڑوسیوں کو یا ایک اجنبی کو اندھیرے میں۔

لوباویچر ربی نے ایک بار تجویز کیا کچھ خوبصورت اور طاقتور: ہر باورچی خانے میں ہونا چاہیے ایک صدقہ کا ڈبہ، تاکہ یاد دہانی کرائے ہمیں ہر کھانے سے پہلے کہ وہاں ہیں ضرورت مند لوگ جو لطف اندوز نہیں ہوتے تین کھانے روزانہ، یا یہاں تک کہ ایک باورچی خانہ۔ ہمیں چاہیے مدد کرنا انہیں کسی بھی طریقے سے ہم کر سکتے ہیں۔

کچھ غور طلب نکات

دینا کیونکہ تم تقلید کرتے ہو خدا کی مہربانی کی۔

مدد نہیں ہے صرف پیسہ۔

تم کیسے دیتے ہو بے اہم۔

عزت کرنا تمہارے والدین کی، مدد کرنا بیمار کی۔

دینا نہیں ہے صرف پیسہ، ایک اچھا لفظ، اور مسکراہٹ۔

دینا صدقہ ہے ایک عاجز بنانے والا تجربہ۔

باب - ۹: نیکی اور احسان کے کام

بہت سے لوگ محسوس کرتے ہیں کہ زندگی موافق تورات اور احکامات ہے محدود کرنے والی، روکتی ہے فرد کو ذاتی تخلیقی صلاحیت میں، خاص طور پر میدان میں سوچنے اور انتخاب کرنے کے اپنے لیے۔ یہ ہے مشکل ہم آہنگ کرنا ایسے عہد کو خیال کے ساتھ ذاتی آزادی کا۔ مزید برآں، کیا ہے ضروری ہونے کے لیے زنجیریں خدا کی تورات کی ہونا ایک اچھا شخص؟ وہاں ہیں ہزاروں لوگ جو ہیں اچھے، اخلاقی اور شائستہ انسان، تاہم غیر نوحی۔ وہ مشغول ہیں اعمال میں مہربانی کے دونوں اندر یہودی اور غیر یہودی برادریوں کے۔ وہ گزارتے ہیں متحرک زندگی اور بہت سے ہیں نمونہ دنیاؤں میں سائنس، فن اور تجارت کی، تاہم وہ نہیں رکھتے نوحی قوانین، ایک معنی میں قبول کرنے کے عہد کو خالق کے ساتھ دیے گئے ان کو موسیٰ پر کوہ سینائی پر۔ کیا ہے خرابی ہونے کے ایک اچھا شخص لیکن نہیں ایک نوحی؟

کیا ایک شخص ہو سکتا ہے ایک اچھا شخص ہونے کے بغیر ایک نوحی؟

ہم سب چاہتے ہیں جیسا ایک اچھی زندگی۔ زیادہ تر ہم میں سے سوچتے ہیں کہ اس کا مطلب ہے رکھنا بہترین جو زندگی پیش کرتی ہے: ایک اچھا اور معاون خاندان، اچھے والدین، اچھا شریک حیات، اچھے بچے اور پوتے پوتیاں۔ ایک اچھی آمدنی اور گھر۔ ایک اچھا ماحول اور برادری، اچھے دوست، اور — سب سے اہم — رکھنا ایک اچھا وقت۔ ایک مجموعی مجموعہ تمام اچھی چیزوں کا برابر ہے ایک اچھی زندگی۔ ایک شخص شروع کرتا ہے زندگی میں بے سامنے الجھن والا سوال کہ کیسے بنائیں یہ اچھی زندگی۔

ایک نظر ارد گرد ہم دیکھتے ہیں کہ زندگی بے دور از کامل اور بھرا ہوا گرنے کے مقامات سے۔ آج کی جدید تیز چلنے والی دنیا میں، زیادہ اور زیادہ بچے پیدا ہوتے ہیں ٹوٹے ہوئے گھروں میں، زیادہ جوڑے علیحدہ ہو رہے ہیں اور زیادہ لوگ جھیل رہے ہیں افسردگی اور کمی خود اعتمادی کی۔ زیادہ لوگ دریافت کر رہے ہیں کہ مادی دولت یقینی نہیں بناتی راستہ خوشی کی۔ زیادہ لوگ لے رہے ہیں گولیاں، منشیات اور پرسکون کرنے والی ادویات۔ تمہیں ہونا پڑے گا بہت خوش قسمت یقیناً جیتنے کے لیے انعام اور رکھنا تمام عوامل جگہ پر بنانے کے لیے اچھی زندگی۔ آخر میں زیادہ تر ہم میں سے بیٹھ جاتے ہیں اوسط پر، تسلیم کرتے ہوئے کہ تم نہیں رکھ سکتے سب کچھ زندگی میں، ایک کچھ متاثر کن لیکن عملی نتیجہ۔ کیا ہے، اس لیے، راز اچھی زندگی کا؟

خدا ہے اچھا

خدا، خالق انسان کا، جو ہے بھی خالق اور مالک پوری دنیا کا، یقیناً رکھتا ہے بہترین قابلیتیں جو توقع کی جا سکتی ہے کسی بھی اختیار سے جاننے کے لیے کیا ہے اچھا انسان کے لیے اور دنیا کے لیے جس میں وہ رہتا ہے۔ خدا نے نہیں روکا یہ علم ہم سے۔ خدا ہے اچھا اور یہ ہے فطرت اچھے کا ہونا اچھا۔ اس کی لامحدود مہربانی میں اس نے بات کی ہے ہم سے، کہ اگر ایک شخص چلاتا ہے اس کی زندگی ایک خاص طریقے سے، وہ رکھے گا ایک صحتمند روح ایک صحتمند جسم میں، اور یہ ہوگا اچھا اس کے لیے اس دنیا میں اور آنے والی دنیا میں۔ یہ بناتا ہے صرف سادہ عام عقل کہ ترتیب میں رکھنے کے لیے ایک اچھی زندگی ایک شخص چاہیے پیروی کرے ہدایات خالق انسان کے، یہاں تک کہ اگر وہاں ہیں پہلو ان ہدایات کے جو سطحی طور پر لگتے ہیں محدود یا مشکل قبول کرنے کے لیے۔

ایک مثال کھینچی جا سکتی ہے ایک کار سے۔ اس سے پہلے کہ ایک قدم رکھے ایک کار میں یہ ہے انتہائی مشورہ مشورہ کرنا کتابچہ ترتیب میں حاصل کرنے کے لیے بہترین کارکردگی کے درجے کار سے۔ کوئی بھی جو نظر انداز کرتا ہے ہدایات نقصان پہنچا سکتا ہے کار کو اور، بعض معاملات میں، ڈرائیور کو بھی۔

سچ میں وہاں ہیں بہت سی چیزیں روزمرہ زندگی میں جو ایک شخص قبول کرتا ہے اور پیروی کرتا ہے بغیر سوال کے، یہاں تک کہ اگر وہ ہو ایک انتہائی تحفہ یافتہ دانشور ایک تلاش کرنے والی طبیعت کے ساتھ مثال کے طور پر ایک شخص سوار ہوگا ایک جہاز بغیر تحقیق کرنے کے ہوائی حرکیات یقینی بنانے کے لیے کہ یہ ہے محفوظ اڑنا اس میں اور یہ لائے گا اسے اس کے منزل پر طے شدہ وقت پر۔

لینا ایک مثال علاقے سے جسمانی صحت کا: وہاں ہیں ادویات جو جانے جاتے ہیں مفید یا نقصان دہ ایک کی صحت کے لیے اور ایک شخص نہیں جائے گا کے بارے میں تصدیق کرنے کے لیے افادیت یا ضرر ایسی دوا کے ذریعے ذاتی تجربہ۔ یہاں تک کہ اگر ایک شخص کے پاس ہوتا ایک بہت مضبوط رجحان تحقیق اور تجربہ کا، وہ یقیناً منتخب کرتا ان علاقوں کو جو نہیں ہیں پہلے تحقیق شدہ۔

یہ عام طور پر قبول رویہ ہے کافی قابل فہم اور منطقی۔ کیونکہ، جہاں تک ماہرین ہیں کافی تحقیق کر چکے ان علاقوں کو اور طے کیا ہے کیا ہے اچھا اور کیا ہے نقصان دہ جسمانی صحت کے لیے، یا قائم کیا ہے طریقے لیڈنگ مزید تکنیکی ترقی، یہ ہوگا ضائع وقت دہرانے کے لیے وہ تجربات شروع سے۔ مزید برآں، وہاں ہے کوئی یقین دہانی کہ کچھ غلطی شاید نہ ہو بنائی لیڈنگ غلط نتائج نکالنا، ممکنہ طور پر تباہ کن اثرات کے ساتھ۔

کیا کہا گیا اوپر جسمانی صحت کے متعلق ہے بھی سچ روحانی صحت کے متعلق، اور ذرائع جس کے ذریعے روح حاصل کر سکتی ہے کمال اور تکمیل۔ تمام مزید اس لیے، کیونکہ روحانی صحت ہے عام طور پر متعلق جسمانی صحت سے، خاص طور پر جہاں تک ایک شخص ہے متعلق۔

تورات ہے سچائی

یہ ہے کافی یقینی کہ اگر ایک انسان جیتا کافی طویل، اور رکھتا ضروری صلاحیتیں بنانے کے لیے تمام قسم کے تجربات بغیر توجہ ہٹنے، مداخلت یا غلطی، وہ بلاشبہ پہنچتا بہت وہی نتائج جو ہم پہلے سے پاتے ہیں تورات میں؛ یعنی، ضرورت پابندی کرنے کی نوحی قوانین کو۔ وجہ اس کی ہے کہ تورات ہے سچائی اور ہے حتمی اچھا ایک شخص کے لیے۔

لیکن خدا، اس کی لامحدود نیکی میں، چاہتا تھا بچانا ہمیں تمام پریشانی، نیز امکان غلطی کا، اور پہلے ہی دے چکا ہے ہمیں نتائج پہلے سے فائدے کے لیے دونوں ان کے، جو رکھتے ہیں رجحان اور صلاحیت تلاش کرنے کے، نیز ان کے لیے جو نہیں رکھتے۔ خدا نے یقینی طور پر چھوڑا علاقے جہاں ایک شخص کر سکتا ہے جاری رکھنا اس کے اپنے تجربات دیگر علاقوں میں جو نہیں مداخلت کرتے قواعد رکھے گئے اس کے ذریعے۔

کہا مختصراً، ہدایات تورات کی نہیں ہیں ایک سیٹ قواعد کا جو دیے گئے ہیں روکنے یا محدود کرنے کے لیے آزادی انسان کی۔ بلکہ، وہ ہیں راستہ ایک اچھی زندگی کی۔

ایک فرضی کہانی ہے بتائی گئی ایک پرندے کے بارے میں دنوں تخلیق کے۔ یہ خاص پرندہ بنایا گیا تھا بغیر پروں کے اور جب اس نے دیکھا ارد گرد دوسرے پرندوں پر اڑتے ہوئے آسمانوں میں، اس نے التجا کی خالق کو اجازت دینے کے لیے اسے اڑنے کے لیے۔ وہ رات، جبکہ پرندہ سو رہا تھا، خدا لگا دیا پروں اس کے جسم پر۔ جب پرندہ جاگا اور دیکھا دو نئے اضافے اس کے جسم پر اس نے کہا خدا سے، "خدا، میں نے تم سے پوچھا بنانے کے لیے مجھے اڑنے کے لیے، نہیں بنانے کے لیے مجھے بھاری۔" خدا نے جواب دیا، "چھوٹے پرندے، صرف پھڑپھڑاؤ انہیں اور تم دیکھو گے کہ تم اڑو گے۔" پابندیاں اکثر لگتی ہیں اضافی بوجھ لیکن ایک بار ہم استعمال کرتے ہیں انہیں، وہ اجازت دیتے ہیں ہمیں اڑنے اور بلند ہونے نئی بلندیوں میں۔

تورات رکھتی ہے بہت پابندیاں ایک شخص پر۔ جواب ہے کہ ہر نسل اور عمر میں ہے ایک شکل غلامی کی؛ ایک، مصر۔ کچھ لوگ ہیں غلام ان کی نوکریوں کے، دوسرے خواہشات کے ان کے جسم کے۔ کچھ پوجتے ہیں پیسہ۔ دوسرے طاقت۔ تورات ہے تریاق جو آزاد کرتا ہے ایک شخص کو اس کی ذاتی غلامی سے۔ یہ چلاتا ہے ایک شخص کو قابل مقام میں بڑھانے کے لیے نیکی اس دنیا کی، نیز اگلی دنیا کی۔

خدا نہیں ہے ایک ظالم یا ہے رحم آمر جو اصرار کرتا اس کے رعایا پر رکھنے پر ایک بے معنی روٹین۔ خدا ہے خیر خواہ اور اچھا اور چاہتا ہے عطا کرنا اچھائی اس کی تخلیق پر۔ عظیم ترین عمل الہامی خیر خواہی کا، تھا دینا ہمیں ایک زندہ تورات – ایک راستہ زندگی کے ذریعے جو لے جاتا ہے ہمیں عظیم ترین اچھائی تک ایک انسان حاصل کر سکتا ہے دونوں اس کے جسم اور روح کے لیے۔ مختصر میں، اگر ایک شخص چاہتا ہے رکھنا اچھے تعلقات اس کے والدین، شریک حیات یا بچوں کے ساتھ اسے چاہیے پیروی کرے ہدایات تورات کی۔ اگر وہ چاہتا ہے الہامی خیر

خواہی کے لیے اسے ضرور ہے تقسیم کرنا صدقہ ضرورت مندوں کو۔ یہ ہیں راستے، نہ صرف خوشی آنے والی دنیا میں، بلکہ ایک معنی خیز اور تکمیل کرنے والی زندگی اس دنیا میں۔

تشریح کرتے ہوئے کیسے ایک شخص کو قبول کرنا چاہیے احکامات، علما اکثر استعمال کرتے ہیں اظہار "قبولیت جو اے احکامات کا"، جو مطلب رکھ سکتا ہے کہ احکامات ہیں کچھ حد تک ایک بوجھ تاہم، حقیقی معنی اس اظہار کا ہے سمجھا جانا چاہیے اس معنی میں کہ انسانی فطرت بناتی ہے ضروری کام کرنا محض پر۔ کیونکہ انسانی فطرت اور بری خواہش ہیں ایسی کہ ایک فرد شاید آسانی سے ہار جائے آزمائش کو۔ آزمائش ہے میٹھی شروع میں لیکن کڑی آخر میں اور انسانی فطرت شاید لیڈ ایک فرد کو نظر انداز کرنے کے لیے کڑی نتائج کی وجہ سے ابتدائی تسکین کی۔ ہم دیکھتے ہیں، مثال کے طور پر، کہ بچے اور بہت اکثر بالغ بھی، ہو سکتے ہیں انتباہ دیا کہ ضرورت سے زیادہ لطف اندوزی بعض کھانوں میں ہوگا نقصان دہ ان کے لیے اور شاید یہاں تک کہ بنائے انہیں اتنا بیمار کہ ایک مدت کے لیے وہ شاید نہ ہو قابل کھانے کے لیے کچھ بھی بالکل، پھر بھی وہ مسترد کرتے ہیں تمام پابندی تسکین دینے کے لیے ان کی فوری بھوک کو۔ ایک طرح کے طریقے خدا نے دیا ہے ہمیں "جوا" تورات اور احکامات کا، بتا کر ہمیں کہ چاہے ایک سمجھتا ہے انہیں یا نہیں، یا چاہے کچھ بھی ہو آزمائش، ایک شخص ضرور ہے پورا کرنا خدا کے احکامات بغیر سوال کے۔

الہامی پل

وہاں ہے ایک مزید نقطہ، اور یہ ہے سب سے ضروری حصہ تصور کا "جوا" تورات اور احکامات کا۔ یہ ہے کہ اگرچہ تورات اور احکامات دیے گئے ہیں فائدے کے لیے انسان کا، وہاں ہے ایک انتہائی زیادہ عظیم خوبی ساتھ جو خدا نے عطا کی تورات اور احکامات کو۔ یہ ہے خوبی متحد کرنے کی انسان کو خدا کے ساتھ — یعنی، مخلوق کو خالق کے ساتھ — جس کے ساتھ وہ دوسری صورت میں رکھتا کچھ بھی مشترک نہیں میں۔ کیونکہ، دینے سے انسان کو ایک سیٹ احکامات کا، پورا کرنے کے لیے اس کی روزمرہ زندگی میں، خدا نے ممکن بنایا ہے انسان کے لیے اس طرح منسلک کرنے کے لیے خود کو اس کے خالق کے ساتھ اور پار کرنے کے لیے حدود وقت اور جگہ کی۔

تورات اور احکامات تشکیل دیتے ہیں پل جو پھیلتا ہے خلا علیحدہ کرتا ہے خالق کو مخلوق سے، قابل بناتی انسان کو اٹھنے اور منسلک کرنے کے لیے خود کو خداوندی کے ساتھ یہ پل ہے ڈیزائن کیا خدا کے ذریعے، کیونکہ صرف وہ پھیلا سکتا ہے وہ خلا۔ یہ ہے بالکل ناممکن ایک محدود وجود کے لیے بنانے کے لیے اس کا اپنا پل لامحدود کو کیونکہ چاہے کون سا پل وہ بنائے شاید، چاہے کتنا ہی روحانی یہ ہو، یہ پھر بھی ہوگا محدود کے مطابق حدود مخلوق ذہن کے۔ یہ وضاحت کرتا ہے کیوں ایک شخص نہیں بنا سکتا اس کا اپنا راستہ خدا کی طرف آزاد تورات اور احکامات کے۔ تورات ہے ایک وحی اوپر سے، "اور خدا آیا کوہ سینائی پر"۔ یہ ہے وہ جو پہنچا ہم تک اور فراہم کیا راستہ اس کی طرف۔

البتہ یہ تعلق صرف حاصل کیا جا سکتا ہے، اگر شخص پابندی کرتا ہے تو رات اور احکامات، نہیں کیونکہ انعام موجود اس میں، چاہے جسم کے لیے یا روح کے لیے، بلکہ خالصتاً کیونکہ یہ ہے مرضی اور حکم خدا کا۔ یہ ہے اس لیے کہ متن برکت کا جو ایک شخص بناتا ہے پہلے پورا کرنے کے ایک حکم ذکر نہیں کرتا افادیت حکم کی، بلکہ حقیقت کہ خدا نے پاک کیا ہمیں اس کے احکامات کے ساتھ اور حکم دیا ہمیں۔

بہت لفظ "حکم" مطلب رکھتا ہے دونوں ایک حکم اور ایک تعلق۔ احکامات پھیلتے ہیں پورا عرصہ

انسانی تجربے کے اور دیتے ہیں انسان کو موقع ہونے کا ہم آہنگ میں الہامی کے ساتھ دونوں اس کی روحانی اور دنیاوی معاملات میں۔

درحقیقت، جوہر یہودیت کا ہے عقیدہ ایک خالق میں، جو لاتا ہے پوری تخلیق کو وجود میں کچھ سے نہیں ہر ایک سیکنڈ۔ اس کا مقصد ہے بنانا ایک جسمانی دنیا جس میں ایک شخص بنائے گا ایک مناسب رہائش گاہ الہامی کے لیے۔ یہ حاصل کیا جاتا ہے جوڑنے ہر پہلو تخلیق کے ساتھ خالق کے۔ مختصر میں، ایک مسلسل ادائیگی احکامات کی۔

حتمی خوشی

یہاں تک کہ انسان کے سب سے دنیاوی کاموں میں بھی اسے خدا سے جڑنا چاہیے۔ کھانا کھانے سے پہلے اسے دعا پڑھنی چاہیے، یہ جان کر کہ کھانا کس نے پیدا کیا ہے۔ والدین کی عزت کرتے ہوئے اسے یہ جاننا چاہیے کہ یہ حکم خدا کی عزت کے برابر ہے۔

تورات سکھاتی ہے، "ایک حکم کا اجر دوسرا حکم ہے۔" کچھ مفسرین اس کا یوں بیان کرتے ہیں کہ ایک حکم پورا کرنے کا اجر دوسرا حکم پورا کرنے کا موقع ہے۔ تاہم، اوپر بیان کردہ بات کی روشنی میں، یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایک حکم کا اصل اجر وہ تعلق ہے جو شخص کو اپنے خالق کے ساتھ اس وقت ہوتا ہے جب وہ حکم پورا کر رہا ہوتا ہے۔

یہی تعلق درحقیقت زندگی ہے۔ یہودی نقطہ نظر سے زندگی کو وہ چیز کہا جا سکتا ہے جو ہمیشہ قائم رہے، جبکہ موت وہ ہے جس میں رکاوٹ آ جائے۔ ربی سکھاتے ہیں کہ راستباز، موت کے بعد بھی، زندہ ہیں۔ اس دنیا کی لذتیں عارضی ہیں۔ وہ ایک منٹ، ایک گھنٹہ، ایک ہفتہ، یا یہاں تک کہ چند سالوں تک رہ سکتی ہیں لیکن پھر ختم ہو جاتی ہیں۔ زندگی — حقیقی زندگی — ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ جب کوئی شخص حکم پورا کر رہا ہوتا ہے، تو وہ خدا سے جڑ رہا ہوتا ہے، اور اس طرح ہمیشہ کی زندگی سے، اور اس طرح حقیقی معنوں میں زندہ ہے۔ یہ تعلق ہمیشہ قائم رہتا ہے اور وقت سے بالاتر ہوتا ہے۔ راستباز موت کے بعد بھی زندہ ہیں کیونکہ اس دنیا میں ان کی پوری توجہ خدا کے ساتھ ان کے تعلق پر ہوتی ہے جو موت کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ اور ایک بیٹا نوح بھی اس ہمیشہ کی زندگی میں حصہ دار ہے۔

یہ ہمیں خوشی کی حقیقی تعریف کی طرف لے جاتا ہے۔ حتمی خوشی کو کسی بھی قسم کی ذاتی تسکین سے نہیں ناپا جا سکتا، چاہے وہ روحانی ہی کیوں نہ ہو۔ حقیقی خوشی یہ ہے کہ انسان جانے کہ وہ ہر لمحہ خدا کی مرضی کو پورا کر رہا ہے۔ ایسی خوشی مستقل اور پائیدار ہوتی ہے۔ ایک شخص مشکل لمحات سے گزرتے ہوئے بھی خوشی کے ساتھ خدا کی عبادت کر سکتا ہے۔ یہ وابستگی، درحقیقت، وہ حقیقی بھلائی ہے جو ایک شخص محسوس کر سکتا ہے کیونکہ یہ خود خدا کا تجربہ ہے۔ درحقیقت، سب سے بڑی بھلائی جو خدا ہمیں دے سکتا ہے، وہ خود خدا ہے۔

مزید وضاحت کے لیے: دنیا خدا کی ایک تخلیق ہے اور، اس طرح، اپنے خالق کے ساتھ کوئی موازنہ نہیں کر سکتی۔ یہ دنیا مختلف قسم کی مخلوقات پر مشتمل ہے جنہیں عام طور پر چار بادشاہتوں میں تقسیم کیا جاتا ہے: جمادات، نباتات، حیوانات اور انسان۔ ان چاروں میں سے سب سے اعلیٰ گروہ کے سب سے اعلیٰ فرد کو بھی لے لیں، یعنی تمام انسانوں میں سب سے عقلمند، اس — ایک مخلوق اور محدود وجود — اور خدا — لامحدود خالق — کے درمیان کوئی چیز مشترک نہیں ہو سکتی۔

تاہم، خدا نے ہمیں اس کے قریب پہنچنے اور اس سے جڑنے کا موقع دیا ہے، ہمیں یہ راستہ دکھا کر کہ ایک محدود مخلوق اپنی فطری حدود سے کیسے آگے نکل کر لامحدود سے مل سکتی ہے۔ ظاہر ہے، صرف خالق ہی خود ان راستوں اور ذرائع کو جانتا ہے جو اس تک لے جاتے ہیں، اور صرف خالق ہی خود اپنی مخلوقات کی اس صلاحیت کو جانتا ہے کہ وہ ایسے راستوں اور ذرائع کو استعمال کر سکیں۔ یہیں پر تورات اور احکامات کا ایک انتہائی اہم پہلو سامنے آتا ہے۔ اگرچہ بہت سے لوگوں کے لیے، تورات اجر حاصل کرنے اور سزا سے بچنے کا ذریعہ ہو سکتی ہے، یا صرف اچھی زندگی گزارنے کی رہنمائی، لیکن چونکہ یہ خدا کی عطا کردہ ہے اس لیے اس کے لامحدود پہلو ہیں اور ان میں سے ایک سب سے اہم یہ ہے کہ یہ ان ذرائع کو مہیا کرتی ہے جن کے ذریعے ہم اپنے مخلوق ہونے کے درجے سے بالاتر ایک مقام تک پہنچ سکتے ہیں۔ واضح ہے کہ یہ مقام اس اعلیٰ ترین درجے سے کہیں بلند ہے جو ایک انسان اپنے محدود دائرے کے اندر رہ کر حاصل کر سکتا ہے۔

اس نقطہ نظر سے اب یہ عجیب نہیں لگتا کہ تورات اور احکامات اتنے سادہ، مادی کاموں میں ظاہر ہوتے ہیں جیسے نوح کے قوانین۔ کیونکہ ہمارا ذہن بھی ایک مخلوق ہے اور اس طرح تخلیق کی حدود کے اندر محدود ہے جن سے باہر اس کی کوئی رسائی نہیں ہے۔ نتیجتاً، وہ ان راستوں اور ذرائع کو نہیں جان سکتا جو ان حدود سے باہر لے جاتے ہیں۔ دوسری طرف، تورات وہ ڈور ہے جو مخلوق کو خالق سے جوڑتی ہے، جیسا کہ لکھا ہے، "اور تم جو خدا سے لگاؤ رکھتے ہو، تم سب آج زندہ ہو۔" خالق کے لیے تمام مخلوقات، سب سے زیادہ مادی اور سب سے زیادہ روحانی دونوں، یکساں طور پر دور ہیں۔ یہ سوال کہ "ایک مادی چیز کا خدا کے ساتھ کیا تعلق ہو سکتا ہے؟"، اس سے زیادہ معنی نہیں رکھتا اگر یہ خدا کے ساتھ اپنے تعلق میں سب سے زیادہ روحانی چیز کے بارے میں پوچھا جائے۔

تورات اور احکامات کی خوبصورتی یہ ہے کہ روزمرہ کے سادہ کاموں کے ذریعے — عام آدمی کی پہنچ کے اندر ہر شخص خدا سے جڑ سکتا ہے اور اس دنیا کو خدا کا گھر بنا سکتا ہے۔ تورات آسمان پر نہیں ہے، بلکہ، "یہ — تمہارے بہت قریب ہے، تمہارے منہ میں اور تمہارے دل میں اسے کرنے کے لیے۔"

اب آئیے اصل سوال پر واپس آتے ہیں — کیا کوئی شخص نوحی ہوئے بغیر اچھا ہو سکتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص وہ زندگی گزارتا ہے جسے وہ ذاتی طور پر اچھی اور اخلاقی زندگی سمجھتا ہے اور احسان کے کام کرتا ہے، اگرچہ وہ ان احکامات کے ذریعے جزوی طور پر مطمئن ہے جو وہ پورا کر رہا ہے (اور ایک اچھی اور اخلاقی زندگی گزارنا خدا کی نظر میں واقعی پسندیدہ ہے)، پھر بھی وہ دستیاب سب سے بڑی اور بہترین بھلائی سے خود کو محروم کر رہا ہے اور اس طرح خالق کے ساتھ ایک گہرا اور پُر سکون تعلق قائم کرنے کے ایک قیمتی موقع سے محروم ہو رہا ہے۔

بھلائی کے حقیقی معنی

سچ تو یہ ہے کہ تورات کے بغیر، جو ہماری پیچیدہ اور مصروف زندگیوں کو روشنی دیتی ہے اور ہدایت کرتی ہے، ہم ممکنہ طور پر بھلائی کے معنی کے بارے میں غلطی کر سکتے ہیں۔ خود ظاہر اخلاقی اصول، اگر انسانی فیصلے پر چھوڑ دیے جائیں بغیر خدا کی ہدایت اور منظوری کے، خود غرضی کی وجہ سے مسخ ہو سکتے ہیں اور برائی کو نیکی بنا سکتے ہیں۔ "قتل نہ کرو۔ چوری نہ کرو" جیسے اخلاقی اصولوں کی تشریق ذاتی فائدے کے نقطہ نظر سے کرتے ہوئے، بہت سی قوموں نے، نیز بہت سے افراد نے، اپنے گھناؤنے مقاصد کو "قانونی" بنا لیا ہے، ان مقاصد تک پہنچنے کے ذرائع کو درست ثابت کرنا تو دور کی بات ہے۔

اگر پچھلی نسل میں ایسے لوگ تھے جو عام اخلاقیات کے لیے خدا کے حکم کی ضرورت پر شک کرتے تھے اس یقین میں کہ انسانی عقل کافی ہے، تو ہماری موجودہ نسل نے، بدقسمتی سے، انتہائی تباہ کن طریقے سے اس غلط خیال کو رد کر دیا ہے۔ کیونکہ یہ بالکل وہی قوم تھی جو سائنس، ادب اور یہاں تک کہ فلسفہ اور اخلاقیات میں بھی ممتاز تھی، جو دنیا کی سب سے زیادہ بری قوم بن کر سامنے آئی، جس نے لوٹ مار اور قتل کو ایک مقصد بنا لیا۔ جو کوئی بھی جانتا ہے کہ ہٹلر کے نظام کی مخالفت کرنے والے جرمنوں کی تعداد کتنی کم تھی وہ سمجھتا ہے کہ جرمنوں کا یہ طریقہ کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس پر چند لوگ عمل کرتے تھے بلکہ اس نے اس قوم کی اکثریت کو اپنا لیا تھا، جو اپنے آپ کو "اعلیٰ نسل" سمجھتی تھی۔

اس صاف تاریخی مثال سے واضح ہے کہ اخلاقی معیارات صرف افراد کے ذریعے طے نہیں کیے جا سکتے، کیونکہ ان کی انسانی طرف داری ان کی قدروں کو متاثر کرے گی۔ بلکہ، انسانیت کو بھلائی اور اخلاقیات کے ایک زیادہ مستحکم معیار پر بھروسہ کرنا چاہیے جو خدا نے تورات کی قدروں میں طے کیا ہے۔ اور یہ کوئی اتفاق نہیں ہے کہ شکست خوردہ جرمنی نے 1948 میں خود کو ایک نیا آئین دیا جس کی پہلی سطر میں خدا کا ذکر ہے، جو انسانی حقوق کی حفاظت کرتا ہے خدا کی مانند پر بنیاد رکھتے ہوئے۔

دس احکامات کا ایک بنیادی پیغام ان کے آغاز میں موجود ہے، "میں خداوند تمہارا خدا ہوں" — توحید کا گہرا اصول جو، اپنے آپ میں، بت پرستی کے ان دنوں میں ایک انتہائی انقلابی خیال تھا، جس پر مصر کی کثیر الہامی ثقافت حاوی

تھی۔ یہ دوسرے حکم میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جہاں بت پرستی کی تمام شکلوں کو سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اسی وقت، دس احکامات ایسے بظاہر سادہ اور واضح احکامات پر ختم ہوتے ہیں جیسے "تو چوری نہ کرنا" وغیرہ۔ توحید کی گہرائی، جس سے دس احکامات کا آغاز ہوتا ہے، اور اخلاقی قوانین کی سادگی جس پر وہ ختم ہوتے ہیں: دو اہم سبق کی طرف اشارہ کرتے ہیں

1. خدا کا سچا مومن وہ نہیں ہے جو صرف نظریات رکھتا ہے، بلکہ وہ ہے جس کا خدا کا علم اسے روزمرہ کے درست رویے کی طرف لے جاتا ہے یہاں تک کہ عام اور معمولی معاملات میں، اپنے پڑوسیوں کے ساتھ معاملات میں اور ان کی ملکیت کا احترام کرنے میں۔
2. اخلاقی قوانین، یہاں تک کہ وہ جو "قتل نہ کرو" اور "چوری نہ کرو" جتنے واضح ہیں، صرف اسی صورت میں حقیقی اور قابل عمل ہوں گے اگر وہ پہلے اور دوسرے حکم پر مبنی ہوں؛ یعنی، خدا کے حکم پر، ایک اور صرف ایک خدا کے حکم پر، اور تمام جھوٹے معبودوں کو چھوڑنے پر، بشمول ہمارے دور میں انسانی انا۔

دس احکامات زور دیتے ہیں، اور تجربے نے بار بار اس کی تصدیق کی ہے، کہ یہاں تک کہ اخلاقیات کے سب سے سادہ اصول بھی صرف "میں خدا ہوں" اور "تو میرے سوا کسی اور کو خدا نہ ماننا" کی بنیاد پر ہی قائم رہ سکتے ہیں اور ان پر عمل یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ تورات اور احکامات ہی یہودی قانون کے حقیقی مواد کو پیش کرتے ہیں اور ایک ہی وقت میں ہر انسان کے لیے زندگی کے سرچشمے ہیں۔

تورات زندگی ہے

تورات اور احکامات کی زندگی ایک اچھی زندگی کے لیے سب سے پرامن راستہ ہے۔ یہ انسان کے لیے بہترین چیز ہے اور اسے اس دنیا میں سب سے بڑی کامیابی تک پہنچائے گی۔

سب سے بڑی بھلائی جو ایک شخص محسوس کر سکتا ہے وہ خود خدا ہے۔ یہ تعلق تورات اور احکامات کے ذریعے حاصل ہوتا ہے۔ تورات کی روشنی سے تشبیہ دی جاتی ہے، روشنی کے ساتھ جیو۔

پہلے احکامات پر عمل کرنا شروع کرنا ضروری ہے اور آخر کار ہم تقریباً یقینی طور پر ان کی اہمیت اور سچائی کو بہتر طور پر سمجھنے لگیں گے۔ اس معاملے کو الٹے رخ سے دیکھنا؛ یعنی پہلے سمجھنا اور پھر کرنا، دو وجوہات سے غلط ہے۔ اول، احکامات نہ پورا کرنے میں ہونے والا نقصان پورا نہیں کیا جا سکتا۔

دوم، احکامات کی ادائیگی، جو خدا کے ساتھ فوری تعلق قائم کرتی ہے، اضافی قوتیں پیدا کرتی ہے، جو ہمیں انہیں سمجھنے اور ان کی قدر کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر، ایک شخص لیں جو بیمار ہے اور جس کے لیے ایک ماہر نے دوا تجویز کی ہے۔ کیا یہ بیوقوفی نہیں ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ اسے دوا نہیں لینی چاہیے جب تک کہ وہ نہ جان لے کہ دوا اسے صحت کیسے بحال کر سکتی ہے؟ اس دوران، وہ کمزور اور بیمار رہے گا اور شاید اس سے

بھی بدتر ہو جائے گا۔ یہ بے معنی ہے کیونکہ یہ جاننا کہ دوا کیسے کام کرتی ہے اس کے فائدہ اٹھانے کے لیے ضروری نہیں ہے۔ مزید برآں، جب وہ اسے لے رہا ہوگا تو اس کا ذہن صاف ہوگا اور اسے بہتر سمجھ آئے گی کہ دوا اسے کیسے فائدہ پہنچا رہی ہے۔

اس موضوع کو مزید سمجھانے کے لیے، دنیا ایک اچھی طرح سے مربوط نظام ہے جسے خدا نے بنایا ہے جس میں نہ کوئی چیز فالتو ہے اور نہ ہی کوئی کمی۔ تاہم، ایک بات ہے: وہ وجوہات جو خالق کو بہترین معلوم ہیں، اس نے انسان کو آزاد مرضی دی ہے، جس کے ذریعے انسان اس نظام کے ساتھ تعاون کر سکتا ہے، اسے تعمیر اور بہتر کر سکتا ہے، یا اس کے برعکس کر سکتا ہے اور تباہی مچا سکتا ہے یہاں تک کہ پہلے سے موجود چیزوں کی بھی۔ اس بات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انسان کی اس زمین پر زندگی کی مدت اتنی ہی ہے جتنی اسے اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے درکار ہے؛ نہ ایک دن کم نہ ایک دن زیادہ۔ لہذا، اگر کوئی شخص ایک دن، یا ہفتہ، چہ جائیکہ مہینے گزار دے اپنے مقصد کو پورا کیے بغیر، تو یہ اس کے لیے اور پورے عالمی نظام کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔

جسمانی دنیا جیسا کہ واضح طور پر انسان کے جسم سے دیکھا جا سکتا ہے، روحانی دنیا اور روح سے کوئی الگ اور آزاد چیز نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں، ہمارے پاس یہاں اثرات کے دو الگ دائرے نہیں ہیں جیسا کہ مشرک سمجھتے تھے، بلکہ ہم اب ایک متحد کرنے والی قوت کے بارے میں آگاہ ہیں جو عالمی نظام کو کنٹرول کرتی ہے جسے ہم توحید کہتے ہیں۔ اس وجہ سے روح کے بارے میں بہت سی باتیں جسمانی جسم کے مشابہات سے سمجھنا ممکن ہے۔

جسمانی جسم کو روزانہ مخصوص عناصر کی مخصوص مقدار کی ضرورت ہوتی ہے جو سانس لینے اور کھانا کھانے سے حاصل ہوتی ہے۔ ان عناصر کے بارے میں سوچنے، بولنے اور پڑھنے کی کوئی مقدار ہوا اور کھانے کے حقیقی حصول کا متبادل نہیں بن سکتی۔ یہ تمام علم جسم کی صحت میں ذرہ برابر بھی اضافہ نہیں کرے گا جب تک کہ اسے اس کی مطلوبہ جسمانی غذا نہ دی جائے؛ اس کے برعکس، مطلوبہ عناصر کے حقیقی حصول سے انکار سوچنے اور توجہ کی ذہنی قوتوں کو کمزور کر دے گا۔ اس طرح یہ واضح ہے کہ جسم کی صحت کو یقینی بنانے کا صحیح طریقہ پہلے پڑھنا اور پھر عمل کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے برعکس ہے، کھانا پینا اور سانس لینا جو، بدلے میں، ذہنی قوتوں کو مضبوط کرے گا۔

اسی طرح، روح اور وہ عناصر جن کی اسے روزانہ اپنی غذا کے لیے ضرورت ہوتی ہے اس کے خالق کو سب سے بہتر معلوم ہیں۔ ایک صحت مند روح سب سے پہلے اور سب سے زیادہ احکامات کی ادائیگی سے حاصل ہوتی ہے اور ان کی سمجھ بعد میں آ سکتی ہے۔

اوپر بیان کردہ تمام باتوں کا سبق واضح ہے۔ ایک شخص کے لیے، ہر دن جو تورات کے مطابق زندگی گزارے بغیر گزر جاتا ہے اس میں اس کے لیے اور تمام انسانیت کے لیے ایک ناقابل تلافی نقصان شامل ہے، کیونکہ ہم سب ایک اکائی ہیں اور ایک دوسرے کے ذمہ دار ہیں۔ اس کا عالمی نظام پر بھی اثر ہوتا ہے اور کوئی بھی نظریہ جو اسے درست ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے اسے کم از کم تبدیل نہیں کر سکتا۔

یہاں کچھ سوچنے کے نکات ہیں:

• کیا میں خدا پر ایمان لیے بغیر ایک اچھا انسان ہو سکتا ہوں؟

• الہی پل کیا ہے؟

• حتمی خوشی کیا ہے؟

• بھلائی کے حقیقی معنی کیا ہیں؟

• کیا تورات ہر ایک کے لیے زندگی ہے؟

• نیکی اور احسان کے کام کریں جیسا کہ خدا ہے۔

باب 10: نجات – حقیقی دنیا

یہودی عقیدہ 'آخری زمانے' کے بارے میں کیا ہے؟

عبارت "آخری زمانے" گنتی 24:4 سے لی گئی ہے۔ اسے ہمیشہ مسیحائی دور کی طرف اشارہ سمجھا جاتا رہا ہے اور اس لیے ہم – مختصراً – ماشیاح (مسیح) کے آنے کے یہودی عقیدے کا جائزہ لیں گے۔

لفظ ماشیاح کا کیا مطلب ہے؟ ماشیاح عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی مسیح کے ہیں۔ انگریزی میں لفظ مسیح کے معنی ہیں "نجات دہندہ" یا "امید کا محافظ"۔ عبرانی میں لفظ ماشیاح درحقیقت "مسح کیا ہوا" کے معنی رکھتا ہے۔ بائبل میں لقب ماشیاح اس شخص کو دیا جاتا تھا جس نے شرافت اور عظمت کا مقام حاصل کیا ہو۔ مثال کے طور پر، سردار کاہن کو کوہن ہماشیاح کہا جاتا ہے۔

تلمودی ادب میں لقب ماشیاح، یا ملک ہماشیاح (بادشاہ مسیح)، اس یہودی رہنما کے لیے مخصوص ہے جو آخری زمانے میں اسرائیل کی نجات کرے گا۔

ماشیاح پر ایمان کیا ہے؟

کے بیان کردہ یہودی ایمان کے اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ ایک دن ایک متحرک یہودی رہنما *ides* مہمون ابھرے گا، جو داؤدی خاندان کی براہ راست اولاد ہوگا، جو یروشلم میں ہیکل کو دوبارہ تعمیر کرے گا اور دنیا بھر کے یہودیوں کو جمع کرے گا اور انہیں اسرائیل کی سرزمین پر واپس لے آئے گا۔

دنیا کی تمام قومیں ماشیاح کو ایک عالمی رہنما تسلیم کریں گی اور اس کی حکمرانی قبول کریں گی۔ مسیحائی دور میں عالمی امن ہوگا، نہ جنگیں ہوں گی نہ قحط، اور عام طور پر، زندگی کا ایک اعلیٰ معیار ہوگا۔

ساری انسانیت ایک خدا کی عبادت کرے گی اور زیادہ روحانی اور اخلاقی زندگی گزارے گی۔ یہودی قوم تورات کے سیکھنے اور اس کے اسرار کو سمجھنے میں مصروف ہوگی۔

ماشیاہ کا آنا تخلیق کے خدا کے مقصد کو پورا کرے گا: کہ انسان نچلی دنیاؤں میں خدا کے لیے ایک رہائش گاہ بنائے؛ مادی دنیا میں موجود روحانیت کو ظاہر کرے۔

کیا یہ ایک مثالی خواب نہیں ہے؟

نہیں! یہودیت پختہ یقین رکھتی ہے کہ، صحیح قیادت کے ساتھ، انسانیت بہتر کے لیے بدل سکتی ہے اور بدلے گی۔ ماشیاہ کی قیادت کی خصوصیت کا مطلب ہے کہ اپنی متحرک شخصیت اور مثال کے ذریعے، اس کی واضح عاجزی کے ساتھ، وہ تمام لوگوں کو بھلائی کے لیے کوشش کرنے کی تحریک دے گا۔ وہ ایک بظاہر مثالی خواب کو حقیقت میں بدل دے گا۔ اسے موسیٰ سے بھی بڑی قیادت کی صلاحیتوں کے ساتھ خدا کا آدمی تسلیم کیا جائے گا۔

آج کی معاشرے میں بہت سے لوگ اخلاقی معیارات کے ٹوٹنے سے بیزار ہیں۔ زندگی سستی ہو گئی ہے، جرائم عروج پر ہیں، منشیات اور شراب کا استعمال بڑھ رہا ہے، اور بچوں نے اپنے بزرگوں کا احترام کھو دیا ہے۔ اسی دوران ٹیکنالوجی میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج، اگر صحیح طریقے سے رہنمائی کی جائے، تو انسان کے پاس تمام انسانیت کے لیے زندگی کے اچھے معیار کو پیدا کرنے کے لیے تمام وسائل موجود ہیں۔ اسے صرف سماجی اور سیاسی عزم کی کمی ہے۔ ماشیاہ تمام انسانوں کو اس مقصد کو پورا کرنے کی ترغیب دے گا۔

انسانی مسیح پر ایمان کیوں؟

کچھ لوگ مانتے ہیں کہ دنیا "ترقی" کرے گی اور بغیر کسی انسانی رہنما کے مسیحائی دور میں داخل ہو جائے گی۔ یہودیت اس عقیدے کو مسترد کرتی ہے۔ انسانی تاریخ طاقت کے حریص سلطنتوں کے سازندگان کی حکمرانی رہی ہے۔ دوسرے لوگ آرمیجیڈن پر یقین رکھتے ہیں — کہ دنیا خود کشی کر لے گی، یا تو ایٹمی جنگ سے یا دہشت گردی سے۔ یہودیت اس نقطہ نظر کو بھی مسترد کرتی ہے۔

ہمارے انبیا ایک انسانی رہنما کے ظہور کی بات کرتے ہیں، جس کی عظمت کا دنیا نے ابھی تک تجربہ نہیں کیا۔ اس کی منفرد مثال اور قیادت انسانیت کو سمت بدلنے کی تحریک دے گی۔

ماشیاہ کا ذکر صحیفوں میں کہاں ہے؟ صحیفے مسیحائی حوالوں سے بھرے پڑے ہیں۔ استثنا 30:1 میں موسیٰ پیشین گوئی کرتے ہیں کہ، یہودیوں کے زمین کے چاروں کونوں میں بکھر جانے کے بعد، ایک وقت آئے گا جب وہ توبہ کریں گے اور اسرائیل واپس آجائیں گے جہاں وہ تورات کے تمام احکامات پورے کریں گے۔ غیر یہودی نبی بلعام پیشین گوئی کرتا ہے کہ یہ واپسی ماشیاہ کی قیادت میں ہوگی (گنتی 20-24:17 دیکھیں)۔ یعقوب ماشیاہ کا حوالہ شیلو کے نام سے دیتا ہے (پیدائش 49:10)۔

انبیا یسعیاہ، یرمیاہ، حزقی ایل، عاموس، یوایل اور ہوسیع سب مسیحائی دور کا حوالہ دیتے ہیں۔ یہ دلچسپ بات ہے کہ نیویارک میں اقوام متحدہ کی عمارت کی دیوار پر یسعیاہ (باب 11:6) کا قول کندہ ہے، "اور بھیڑیا بڑے کے ساتھ رہے گا"۔ مزید برآں، انبیا سے واضح ہے، جب ان کا اصل عبرانی میں مطالعہ کیا جاتا ہے، کہ ماشیاح ایک یہودی تصور ہے اور اس میں تورات کی قانون پر واپسی شامل ہوگی، جو کسی بھی "دوسرے" مسیحائی عقیدے کو قطعی طور پر مسترد کرتا ہے۔

ماشیاہ کس قسم کا رہنما ہوگا؟ ماشیاہ ایک ایسا شخص ہوگا جس میں غیر معمولی صلاحیتیں ہوں گی۔ وہ تحریری اور زبانی تورات دونوں روایات میں ماہر ہوگا۔ وہ یہودیوں میں تورات کی پابندی اور غیر یہودیوں کے ذریعے سات آفاقی نوحی قوانین کی پابندی کے لیے مسلسل مہم چلائے گا۔ وہ خود بھی سختی سے پابند ہوگا اور دوسروں سے اعلیٰ معیارات کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ وہ مذہبی اصولوں کا دفاع کرے گا اور ان کی پابندی میں ہونے والی خلاف ورزیوں کو درست کرے گا۔ سب سے بڑھ کر، ماشیاہ کو ایک سچے یہودی بادشاہ کے طور پر سلام کیا جائے گا، ایک ایسا شخص جو خدا کی عبادت میں راستہ دکھاتا ہے، مکمل طور پر عاجز مگر بہت متاثر کن۔

ماشیاہ کب آئے گا؟

یہودی ہر روز ماشیاہ کے آنے کی توقع کرتے ہیں۔ ہماری دعائیں خدا سے مسیحائی دور لانے کی درخواستوں سے بھری پڑی ہیں۔ یہاں تک کہ گیس چیمبرز کے دروازوں پر بھی بہت سے یہودیوں نے گایا، "انی مامین" – میں ماشیاہ کے آنے پر ایمان رکھتا ہوں

تاہم، تلمود کہتی ہے کہ ایک مقررہ وقت ہے جب ماشیاہ آئے گا۔ اگر ہم قابل ہوئے تو وہ اس مقررہ وقت سے پہلے بھی آ سکتا ہے۔ یہ "وقت کا اختتام" ایک راز ہی رہتا ہے، پھر بھی تلمود کہتی ہے کہ یہ عبرانی سال 6000 سے پہلے ہوگا۔ (اس کتاب کی اشاعت کی تاریخ پر عبرانی سال 5766-2006 ہے۔)

یہ امکان خارج نہیں کرتا کہ اگر ہم اس کے قابل ہوئے تو ماشیاہ آج اور اب آ سکتا ہے۔ یہ بات نوٹ کرنی چاہیے کہ بہت سے تورات کے علماء کا خیال ہے کہ ہم "ماشیاہ کے دور" میں ہیں اور لوباویچر ربی نے متعدد مواقعوں پر کہا کہ مسیحائی نجات قریب ہے۔

کیا ماشیاہ کسی بھی زمانے میں، کسی بھی نسل میں آ سکتا ہے؟

جی ہاں۔ ہر نسل میں ایک شخص ہوتا ہے جو ممکنہ طور پر ماشیاہ ہو سکتا ہے۔ جب خدا فیصلہ کرتا ہے کہ وقت آ گیا ہے، وہ اس فرد کو ضروری قوتیں عطا کرے گا کہ وہ اس نجات کو برپا کر سکے۔

کوئی بھی ممکنہ ماشیاہ بادشاہ داؤد کی براہ راست اولاد ہونا چاہیے نیز تورات کا عالم بھی۔ یہ بات نوٹ کرنی چاہیے کہ آج بہت سے زندہ لوگ اپنا شجرہ نسب بادشاہ داؤد تک تلاش کر سکتے ہیں۔ سولہویں صدی کے پراگ کے چیف

یا تنازعات نہیں ہوں گے۔ حسد، نفرت، لالچ اور سیاسی کشمکش (منفی قسم کی) غائب ہو جائیں گی اور تمام انسان صرف بھلائی، احسان اور امن کے لیے کوشش کریں گے۔

مسیحائی دور میں ٹیکنالوجی میں زبردست ترقی ہوگی جس سے زندگی کا اعلیٰ معیار ممکن ہوگا۔ خوراک وافر اور سستی ہوگی۔

تاہم انسانی کوششوں کا مرکز "خدا کے علم" کی جستجو ہوگی۔ لوگ کم مادی اور زیادہ روحانی ہو جائیں گے۔

ماشیاہ کو لانے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے؟

عام طور پر، انسانیت کو نیکی اور احسان کے زیادہ کام کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہر شخص کو مسیحائی نجات کے بارے میں سیکھنے اور اس سے آگاہ رہنے کا پابند ہونا چاہیے، اور ماشیاہ کے حتمی اور قریب آنے والے ایمان کو مضبوط کرنا چاہیے۔

خیرات نجات کے لیے ایک محرک ہے اور ہر روز اپنی دعاؤں میں ہم مخلصی سے بار بار یروشلم کی تعمیر نو جلاوطنوں کے جمع ہونے اور ماشیاہ کی قیادت میں تورات کی پابندی پر واپسی کے لیے التجا کرتے ہیں۔ لوباویچر ربی نے ماشیاہ کے قریب آنے کے بارے میں آگاہی بڑھانے کے لیے ایک عالمی مہم چلائی۔ ربی نے مسلسل ہر شخص سے اپنے آپ کو، اپنے خاندان کو اور اپنی برادری کو ماشیاہ کے آنے کے لیے تیار کرنے کی اپیل کی۔ یہ سب سے بہتر طریقے سے حاصل کیا جا سکتا ہے "ماشیاہ کے ساتھ جی کر"؛ یعنی، ماشیاہ کے بارے میں سیکھ کر اور اس کے آنے کی آرزو کر کے۔

خاص طور پر، ہر شخص کو اس کے اپنے ذاتی مشن کے ساتھ ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے، کہ وہ خداوندی کو دنیا کے اپنے حصے میں ظاہر کرے۔ چونکہ یہ مشن دنیا کی اصلاح کے حتمی مقصد سے وابستہ ہے، اس لیے ہماری روحیں اس وقت تک تکمیل کو نہیں پہنچ سکتیں جب تک کہ ہم نے یہ کام مکمل نہ کر لیا ہو۔ جب کوئی شخص دنیا کے ساتھ وابستگی سے الگ تھلگ ہو جاتا ہے، چاہے وہ خود کو مطالعہ اور دعا کی زندگی کے لیے وقف کر دے، وہ اس بنیادی خداوندی مقصد کو نظر انداز کر رہا ہوتا ہے۔

وہ روحانی بلندیاں جو وہ حاصل کرے گا کیا فائدہ، اگر خدا کی مرضی پوری نہیں ہوئی؟ جس مقصد کے لیے ایک شخص کو کوشش کرنی چاہیے وہ صرف اس کی انفرادی اصلاح نہیں ہے، بلکہ پوری دنیا کی اصلاح ہے۔

یقیناً، دنیاوی معاملات میں ملوث ہونا ایک چیلنج پیش کرتا ہے، خود غرضی اور روحانی زوال کے امکان کو پیدا کرتا ہے۔ بہر حال، اس مقصد کے بارے میں ہوشیار رہتے ہوئے جس کے لیے خدا نے ہمیں جلاوطنی میں بھیجا ہے، ہم اس چیلنج پر قابو پا سکتے ہیں اور روحانی اور مادی دونوں طرح کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

جس طرح مصر میں غلامی کے کئی سال خروج کی طرف لے جانے والے عمل کے ضروری مراحل تھے، اسی طرح موجودہ جلاوطنی کا مقصد حتمی نجات ہے۔ چونکہ، نجات کے دور میں، خداوندی تمام مقامات اور تمام چیزوں میں

ظاہر ہوگی، اس لیے اس ظہور کی تیاری کرنے والی عبادت بھی لازمی طور پر ہر چیز کو شامل کرنے والی ہونی چاہیے۔ اس لیے، ہماری قوم کو پوری دنیا میں پھیلا دیا گیا ہے اور وجود کے ہر پہلو میں ملوث ہو گئی ہے۔ آخرکار، ہر فرد کی اپنے ماحول کو خدا کا گھر بنانے کی کوششیں پوری دنیا کو اس دور کے لیے تیار کریں گی جب "زمین خدا کے علم سے بھر جائے گی، جیسے پانی سمندر کی تہ کو ڈھانپ لیتا ہے۔"

یہاں کچھ سوچنے کے نکات ہیں:

- کیا ماشیاح کسی بھی وقت آ سکتا ہے؟
- جیسا دنیا ہم جانتے ہیں اس کا کیا بنے گا؟
- یہ دنیا کیسی ہوگی – آج ہی سے اس کے ساتھ جینا شروع کریں۔
- سب خدا کو پہچانیں گے اور اس کی حمد کریں گے جیسا کہ اس کا نام ایک ہوگا۔
- دنیا الہی علم سے بھر جائے گی جیسا کہ خدا کی روشنی چمکے گی۔
- خیرات دینا اور نیک اعمال کرنا ماشیاح کے دور کو لے آئے گا۔

تعلیم کا دن - ریاستہائے متحدہ امریکہ
H.J. RES 104 ، عوامی قانون 102-14
ریاستہائے متحدہ امریکہ کی 102 ویں کانگریس
مارچ، 5 1991

حالیہ کہ کانگریس اخلاقی اقدار اور اصولوں کی تاریخی روایت کو تسلیم کرتی ہے جو مہذب معاشرے کی بنیاد ہیں اور جن پر ہماری عظیم قوم قائم ہوئی ہے؛

حالیہ کہ یہ اخلاقی اقدار اور اصول معاشرے کی بنیاد رہے ہیں تہذیب کے طلوع آفتاب سے، جب انہیں سات نوحی قوانین کے نام سے جانا جاتا تھا؛

حالیہ کہ ان اخلاقی اقدار اور اصولوں کے بغیر تہذیب کی عمارت سنگین خطرے میں ہے کہ وہ دوبارہ انتشار کی طرف لوٹ جائے؛

حالیہ کہ معاشرہ ان اصولوں کے حالیہ کمزور پڑنے سے گہرا پریشان ہے جس کے نتیجے میں بحران پیدا ہوئے ہیں جو مہذب معاشرے کے تانے بانے کو گھیرتے اور خطرہ میں ڈالتے ہیں؛

حالیہ کہ ان بحرانوں کے ساتھ جائز مصروفیت اس قوم کے شہریوں کو یہ ذمہ داری نظر انداز نہیں کرنے دے سکتی کہ وہ ان تاریخی اخلاقی اقدار کو اپنے شاندار ماضی سے مستقبل کی نسلوں تک منتقل کریں؛

حالیہ کہ لوباویچ تحریک نے ان اخلاقی اقدار اور اصولوں کو پوری دنیا میں فروغ اور ترقی دی ہے؛

دیوائن امیج

حالیہ کہ ربی میناہیم مینٹل شنیورسن، لوباویچ تحریک کے رہنما، عالمی سطح پر محترم اور قابل احترام ہیں اور ان کی ویں سالگرہ 26 مارچ، 1991 کو پڑتی ہے؛ 89

حالیہ کہ اس عظیم روحانی رہنما، "ربی" کے اعزاز میں، یہ، ان کا 90واں سال، "تعلیم اور دینے" کا سال سمجھا جائے گا، وہ سال جس میں ہم دنیا کو سات نوحی قوانین میں موجود اخلاقی اقدار کی طرف لوٹانے کے لیے تعلیم اور خیرات کی طرف رجوع کریں گے؛ اور

حالیہ کہ اس کا اظہار ایک بین الاقوامی اعزازی اسکروول میں ہوگا جس پر ریاستہائے متحدہ کے صدر اور دیگر سربراہان مملکت دستخط کریں گے: لہذا، اب، فیصلہ کیا جاتا ہے

ریاستہائے متحدہ امریکہ کی سینیٹ اور ایوان نمائندگان کے ذریعے، یہ کہ 26 مارچ، 1991، جو عالمی لوباویچ قرار دیا جاتا "USA - تحریک کے رہنما ربی میناہیم شنیورسن کی 90ویں سال کی شروعات ہے، کو "تعلیم کا دن ہے۔ صدر سے درخواست ہے کہ وہ ریاستہائے متحدہ کے عوام سے اپیل کریں کہ وہ ایسے دن کو مناسب تقریبات اور سرگرمیوں کے ساتھ منائیں۔

مارچ، 1991 کو منظور شدہ۔ 20

،جارج بش

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے صدر کے دستخط سے

دیوائن امیج

فرہنگ (گلو سری)

بال شیم ٹوو – لفظی "اچھے نام کے مالک" – ربی اسرائیل بن الیعزر، حسیدی تحریک کے بانی کی طرف اشارہ۔

،چاباد – الفاظ چوخمہ (حکمت)، بینا (فہم)، دعائے (علم) کے ابتدائی حروف سے بنا ایک مخفف۔ عام طور پر چاباد لوباویچ تحریک کے فکری نقطہ نظر کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

حسید – (جمع: حسیدیم): ربی کا پیروکار، حسیدی طرز زندگی کا حامی۔

حسیدوت – حسیدی فلسفہ۔

بلاخاہ – تورات کا قانون۔

باشم – خدا۔

قبالہ – تورات کی "باطنی" باطنی گہرائیاں؛ تصوف۔

لوباویچ – وائٹ روس کا ایک قصبہ، چاباد-لوباویچ تحریک کا مرکز۔ ماشیاح – مسیحا۔

مشنہ – زبانی روایت کی پہلی تدوین۔

متصوہ (جمع: متصوت) – تورات کا حکم یا قانون۔

موسے – موسیٰ۔

نشامہ – روح۔

ربی – حسیدیم کے رہنما اور سربراہ۔

شخینہ – الہی موجودگی۔

تلمود – تورات کی زبانی روایت کا ایک ضخیم مجموعہ۔

ٹانیا – چاباد کا ماخذ متن؛ ربی شنیور زلمان آف لیادی (1745-1812) کے قلم سے۔

تورات – یہودی مذہبی تعلیمات کا مجموعی جسم؛ کتابی اور ربانی۔



Divine Image

Urdu Translation Edition — 2026

This edition presents the universal ethical vision known as the Noahide Code—a moral framework rooted in the Seven Laws given to Noah and humanity.

Translated into Urdu for wider global access, this work addresses dignity, responsibility, justice, and the sanctity of human life. It is intended for educators, institutions, humanitarian organizations, and individuals seeking a values-based foundation for peaceful coexistence.

The book promotes:

-  Respect for human dignity
-  Moral accountability
-  Justice and compassion
-  Social harmony across cultures and nations

This publication aligns with international humanitarian values and educational objectives.



Ethical Commitment & Purpose

This publication is dedicated to the promotion of universal moral principles, peaceful coexistence, and respect for life.

It is tended solely for:

- Education
- Ethical reflection
- Interfaith understanding
- Humanitarian discourse

This publication aligns with international humanitarian values and educational objectives.

“Peace begins where moral responsibility is embraced.”

